وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ
إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُوا رَبِّهِمْ
وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

جس کو

خادم القوم سید محمد رفیع الدین مسلم اہل البیت

نے

محض افادۂ عام کے خیال سے

مدن الیکٹرک پریس ملتان شہر میں طبع کرا کر شائع کیا

(بار اول)

وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ
وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ الَّذِينَ
يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُوا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

رجسکو
خادم القوم سید محمد رفیع الدین مسلم آل البیتی محض افادۂ
عام کی خاطر ملتان الیکٹرک پریس ملتان میں طبع کرا کر شائع
کرایا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ۝

تمہید

ناظرین! آپ سے وہ امر ہرگز مخفی نہ ہوگا۔ کہ مالک یوم الدین ذوالجلال والاکرام فعال لما یرید نے تمام جنوں اور انسانوں کو محض و صرف اپنی عبادت ہی بجالانے کی خاطر پیدا کیا تھا۔ نہ کسی اور مطلب کیلئے۔ کقولہ تعالیٰ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ یعنے نہیں پیدا کیا میں نے جن اور انس کو مگر واسطے اپنی تعظیم اور بندگی کے۔ چنانچہ اسی مدعا کو ہر دو لعزیز بنانے کے لئے ان میں اپنے بہتیرے نبی و رسول متعین فرما کر اپنی عظیم الشان منشاء و مرضی کے مطابق ان کو عبادت کرنے کا ڈھنگ اور طریقہ بھی سکھا دیا۔ جسکے ذریعہ رضامندی ربانی کا موہوب ہونا بلاکم وکاست اور بلاشک و شبہ تحصیل حاصل کے مترادف ہو سکتا تھا۔ مزید برآں وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ۔ کی ترغیب و تحریص دیتے ہوئے ہدایت بھی فرمائی کہ ایسے انابت الی اللہ کرنے والے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنا موزوں و بہتر ہوگا جو[1] وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْیَمِیْنِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِیْنَ فَمَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِیْنَ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ ۳۶

---

[1] ترجمہ۔ اے صاحب القرآن تو لوگوں کو آگاہ کردے کہ ہر ایک حکم دین من جانب اللہ نازل شدہ ہے۔ اور یاد رکھو اگر باندھ لیتا یہ رسول ہم پر بعض باتیں اپنی طرف سے بنا کر البتہ پکڑ لیتے ہم اس کا داہنا ہاتھ۔ پھر کاٹ ڈالتے ہم اس سے رگ گردن۔ پس نہ ہوتا سوائے تم میں سے کوئی بھی اس سے باز رکھنے والا۔ اور یہ تادیب البتہ نصیحت ہے واسطے پرہیزگاروں کے جو دین میں فراط تفریط کرنے اور شوشے نکالنے سے ڈرتے ہیں۔

فہرست مضامین

297.2
ASS
L8955

مضمون	صفحہ
تمہید	۳
اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ	۵
اعتقاد درباره کتب سماویہ و دربارہ	۸
رُسل من اللہ	۹
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ	۱۱
غسل کر	۱۲
تیمم	۱۳
اوقات الصلوٰۃ	۱۳
ہر نماز کے لئے ضرورت قبلہ	۱۴
ارکان الصلوٰۃ	۱۴
ترکیب صلوٰۃ	۱۸
تعدیل فی اصوات الصلوٰۃ	۲۰
اذان	۲۱
کانوں کو پکڑنا یا چھونا یا ہاتھوں کو کانوں کی طرف اٹھانا۔	۲۱
تکبیر اولیٰ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہی اظہار نیت ہے۔	۲۴
	۲۴
نماز میں طواف مساجد الحرام	۲۵
لباس التقویٰ	۲۸

مضمون	صفحہ
نماز میں قرآنی ادعیات	۲۹
قصر اولیٰ	۲۹
قصر اخریٰ	۴۱
صلوات بر میت	۵۲
تیار شدہ قبر کے سامنے کھڑے ہو کر میت پر دعائے مغفرت بالجہر	۵۷
متفرقات	۶۰
الصیام فی شہر رمضان	۶۲
روزوں کی فرضیت۔	۶۲
تعداد ایام	۶۳
روزے کا مہینہ مراد ہے	۶۵
کیا شہر رمضان سے شمسی یا قمری مہینہ	۶۶
حصہ متیقن شمسی مہینوں سے والبستہ ہے	۶۷
حصہ کافرین قمری مہینوں پر مبنی ہے۔	۶۸
رمضان مبارک کا خاص موسم	۷۰
تکمیل عدۃ و نماز عید و ادائے شکرانہ	۷۷
قبولیت مناسک بقید حدود اللہ	۷۸
اعلان	۸۴

کا اچھا رنگ دینا جس سے روحانیت صعود کر سکے۔ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ میں ہی یقین کرنا مضمر ہو۔ یعنے ایسی باعظمت ذکر رب باحسن ادا کرنا مطلوب ہے۔ جیسے خاص اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ذریعہ سکھائی۔ جسے تم لوگ پہلے نہ جانتے تھے اور بس۔ چنانچہ وَمَنْ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا کے مطابق حوصلہ افزائی اور رہبری کرتے ہوئے یہ نماز قرآنی اخذ کرنے کی تعلیم فرمائی ہے۔ جو جملہ رسل انبیاء اور صالحین کے نزدیک معمول بہ تھی۔ اور جس کا احسن ثبوت مدلل رسالہ کے ذریعہ انشاء اللہ تعالیٰ مجدداگانہ شائع کیا جائیگا و باللہ التوفیق۔ اس چھوٹے پمفلٹ میں صرف نماز کی ہیئت دکھائی گئی ہے۔ اور ہر ایک رکن میں پڑھنے کیلئے متعلقہ دعائیں درج کی جاتی ہیں۔ جو پاک دل رکھنے والے ہوں۔ اُن کے لئے یہ موقعہ غنیمت ہے کہ حسبۃً للہ و خالصاً لوجہ اللہ تعصب کینہ چھوڑ کر اس میں تدبر و تفکر کریں۔ اگر حق معلوم ہو تو فوراً قبول فرما کر عمل کرنا شروع کر دیں۔ کیونکہ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ سے یہی مراد ہے۔ تاکہ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَالِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ کے مطابق بیکیاں اپنے غلبے کے ذریعہ سے تمام برائیوں کو مٹا سکیں ورنہ بصورت دیگر هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ پر عمل کرتے ہوئے بہتر نمونہ پیش کر کے تردید کر دیں۔

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

ہر نمازی کا فرض ہے۔ کہ مندرجہ ذیل اقسام شرک سے پرہیز کرے۔

اوّل۔ شرک فی الذات۔ دوم۔ شرک فی الصفات۔ سوم۔ شرک فی العبادت۔ چہارم۔ شرک فی التوحید۔ پنجم۔ شرک فی الحکم۔

وجوہات بطور اختصار

(۱) چونکہ وہ ذاتِ مقدس (لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ) سراسر بے مثل اور لم یلد ولم یولد کے مطابق بلا ماں باپ اور بچی بچہ کے ہے۔ جس کو كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ کی رُو سے باوجود ہر چیز کے فنا ہونے کے بقا لازم ہے۔ اسلئے اُس بے عیب و

جیسے وعید ربّانی سے گھبرا کر اور اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ والے جامۂ تقویٰ میں ملبوس ہو کر اُس پاک زمرہ و جماعت سے تعلق رکھتا ہو جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب میں خود ہی ہے۔ لَا یَسْبِقُوْنَہٗ بِالْقَوْلِ وَھُمْ بِاَمْرِہٖ یَعْمَلُوْنَ ۲۱ یعنے عبادٌ مکرمون وہ برگزیدہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو اُس سے اپنی بات میں آگے نہیں بڑھتے۔ بلکہ وہ سب کے سب اس کے حکم کے ماتحت عمل کیا کرتے ہیں۔ الغرض جبتک لوگ اُصول قرآنی پر کما حقہٗ ثابت قدمی سے قائم رہے تو عبادات و مناسکات میں بھی کوئی کمی بیشی قطع و برید رُو پذیر نہ ہونے پائی۔ بلکہ مستمرًا سرگرم کار بنے رہے۔ لیکن افسوس جونہی زمانے نے اپنا نیا رنگ بدلنا شروع کیا۔ تو فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِھِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّھَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ۱۶ کے مطابق رُسل انبیاء اور عبادٌ مکرمون کے بعد ایسے بُرے جانشین نمودار ہوتے رہے۔ جنہوں نے اصلی نماز بگاڑ دی۔ اور اپنی خواہشاتِ نفسانی کی پیروی کرتے ہوئے نئی نئی طرز کی نمازیں ایجاد کر لیں۔ جنکے ایسا کرنے کے متعلق عذاب عظیم کا وعدہ دیا گیا تھا۔ اُسی طرح دیکھا جاتا ہے کہ آجکل کے باطل پرستوں نے بھی قرآن الحکیم سے مجبوری اختیار کرتے ہوئے اسکو پس پشت ڈالکر اقوالِ غیر کے بنا پر بہوائے نفس محض اپنے باطل وہم و گمان سے علیحدہ شکل کی نمازیں تراش رکھی ہیں۔ جنمیں ایسے ایسے خانہ ساز مشرکانہ اوراد و ادعیات بھی شامل ہیں۔ کہ کوئی حق پرست صاحب ایمان بہ خوفِ ربّ العالمین اُن کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھنے کا بھی روادار نہیں ہو سکتا۔ مبادا مورد غضب الٰہی بن جاوے۔ چہ جائیکہ عامل ہو ناقرار پا سکے۔ اور بعض ایسے بھی زاہدین میں سے واقع ہوئے ہیں۔ جنہوں نے نیک نیتی سے بظاہر قرآنی دعوی کرتے ہوئے نماز کا نقشہ تیار کر رکھا ہے۔ لیکن تاہم وضعتہٗ الشیءَ فی غیر محلہٖ کے مصداق مرتب شدہ بھی کلید کامیابی اور موجب ابدی زندگی ثابت نہیں ہو سکتی۔ اور نہ غیر قرآنی اُصول پر قائم کردہ عبادت میں قبولیتِ ربّانی کی جھلک ہی پائی جاتی ہے۔ کیونکہ صِبْغَتَہ اللّٰہ کا تربیت یافتہ انسان وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبْغَۃً کی رُو سے اُس قادر قیوم ارحم الراحمین کے سوا کسی غیر اللہ کو اچھا رنگ دینے والا کب تصوّر کر سکتا ہے۔ درآنحالیکہ اُس بیچون و چگون

کا اچھا رنگ دینا جس سے روحانیت صعود کر سکے۔ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ میں ہی یقین کرنا مضمر ہو۔ یعنے ایسی باعظمت ذکر رب باحسن ادا کرنا مطلوب ہے۔ جیسے خاص اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ذریعہ سکھائی۔ جسے تم لوگ پہلے نہ جانتے تھے اور بس۔ چنانچہ وَمَنْ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا کے مطابق حوصلہ افزائی اور رہبری کرتے ہوئے یہ نماز قرآنی اخذ کرنے کی تعلیم فرمائی ہے۔ جو جملہ رسل انبیاء اور صالحین کے نزدیک معمول بہ تھی۔ اور جس کا احسن ثبوت مدلل رسالہ کے ذریعہ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب شائع کیا جائیگا و باللہ التوفیق۔ اس چھوٹے پمفلٹ میں صرف نماز کی ہیئت دکھائی گئی ہے اور ہر ایک رکن میں پڑھنے کیلئے متعلقہ دعائیں درج کی جاتی ہیں۔ جو پاک دل رکھنے والے ہوں۔ اُن کے لئے یہ موقعہ غنیمت ہے کہ حسبۃً للہ و خالصاً لوجہ اللہ تعصب کینہ چھوڑ کر اس میں تدبر و تفکر کریں۔ اگر حق معلوم ہو تو فوراً قبول فرما کر عمل کرنا شروع کر دیں۔ کیونکہ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ سے یہی مراد ہے۔ تاکہ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ کے مطابق نیکیاں اپنے غلبے کے ذریعہ سے تمام برائیوں کو مٹا سکیں۔ ورنہ بصورت دیگر هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ پر عمل کرتے ہوئے بہتر نمونہ پیش کر کے تردید کریں۔

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

ہر نمازی کا فرض ہے۔ کہ مندرجہ ذیل اقسام شرک سے پرہیز کرے۔

اوّل۔ شرک فی الذات۔ دوم۔ شرک فی الصفات۔ سوم۔ شرک فی العبادت۔ چہارم۔ شرک فی التوحید۔ پنجم۔ شرک فی الحکم۔

وجوہات بطور اختصار

(۱) چونکہ وہ ذاتِ مقدس (لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ) سراسر بے مثل اور لم یلد و لم یولد کے مطابق بلا ماں باپ اور بچی بچہ کے ہے۔ جس کو كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ کی رُو سے باوجود ہر چیز کے فنا ہونے کے بقا لازم ہے۔ اسلئے اُس بے عیب و

جیسے وعید ربّانی سے گھبرا کر اور اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ والے جامۂ تقویٰ میں ملبوس ہو کر اُس پاک زمرہ و جماعت سے تعلق رکھتا ہو جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب میں خود ہی ہے۔ لَا یَسْبِقُوْنَہٗ بِالْقَوْلِ وَھُمْ بِاَمْرِہٖ یَعْمَلُوْنَ یعنے عبادٌ مکرمون وہ برگزیدہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو اُس سے اپنی بات میں آگے نہیں بڑھتے۔ بلکہ وہ سب کے سب اس کے حکم کے ماتحت عمل کیا کرتے ہیں۔ الغرض جبتک لوگ اُصول قرآنی پر کما حقہٗ ثابت قدمی سے قائم رہے تو عبادات و مناسکات میں بھی کوئی کمی بیشی قطع و برید و پذیرا نہ ہونے پائی۔ بلکہ مستمراً سرگرم کار بنے رہے۔ لیکن افسوس جونہی زمانے نے اپنا نیا رنگ بدلنا شروع کیا۔ تو فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِھِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّھَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا کے مطابق رسل انبیاء اور عبادٌ مکرمون کے بعد ایسے بُرے جانشین نمودار ہوتے رہے۔ جنہوں نے اصلی نماز بگاڑ دی۔ اور اپنی خواہشاتِ نفسانی کی پیروی کرتے ہوئے نئی نئی طرز کی نمازیں ایجاد کر لیں۔ جنکے ایسا کرنے کے متعلق عذاب عظیم کا وعدہ دیا گیا تھا۔ اُسی طرح دیکھا جاتا ہے کہ آجکل کے باطل پرستوں نے بھی قرآن الحکیم سے مہجوری اختیار کرتے ہوئے اسکو پس پشت ڈالکر اقوالِ غیر کے بنا پر ہوائے نفس محض اپنے باطل وہم و گمان سے علیحدہ شکل کی نمازیں تراش رکھی ہیں۔ جنمیں ایسے ایسے خانہ ساز مشرکانہ اوراد و ادعیات بھی شامل ہیں۔ کہ کوئی حق پرست صاحب ایمان بہ خوفِ ربّ العالمین اُن کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھنے کا بھی روادار نہیں ہو سکتا۔ مبادا مورد غضب الٰہی بن جاوے۔ چہ جائیکہ عامل ہونا قرار پا سکے۔ اور بعض ایسے بھی زاہدین میں سے واقع ہوئے ہیں۔ جنہوں نے نیک نیتی سے بظاہر قرآنی دعویٰ کرتے ہوئے نماز کا نقشہ تیار کر رکھا ہے۔ لیکن تاہم وَضْعُ الشَّیْءِ فِیْ غَیْرِ مَحَلِّہٖ کے مصداق مرتب شدہ بھی کلیۃً کامیابی اور موجب ابدی زندگی ثابت نہیں ہو سکتی۔ اور نہ غیر قرآنی اُصول پر قائم کردہ عبادت میں قبولیتِ ربّانی کی جھلک ہی پائی جاتی ہے۔ کیونکہ صِبْغَۃَ اللّٰہِ کا تربیت یافتہ انسان وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبْغَۃً کی رُو سے اُس قادر قیوم ارحم الراحمین کے سوا کسی غیر اللہ کو اچھا رنگ دینے والا کب تصوّر کر سکتا ہے۔ درآنحالیکہ اُس بیچون و چگون

جس شخص نے مخلوق میں سے کسی چیز کو بھی واجد ہونے کا درجہ دیا۔ گویا اُس نے وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ کے مطابق خالق اور وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ کے مطابق مخلوق میں تمیز نہ کرتے ہوئے دلیرانہ قرآنی قانون کی تکذیب وتذلیل کی۔ اور وہ سراسر مُشرک باللہ ٹھیرا۔

(۵) جیسے خداوندِ کریم اور سب امور میں لاشریک لہٗ ہے۔ ویسے ہی اُس کے حکم میں بھی کوئی شریک اور ہمسر نہیں گردانا جاسکتا۔ کقولہٖ تعالیٰ۔ أَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَلَهُ الْحَمْدُ خبردار ہو کر سنو۔ سب حکم اُسی کا ہے۔ اور سب اُسی ہی کی تعریف ہے۔ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ نہیں یہ حکم مگر اللہ کے واسطے۔ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ هُمُ الْكَافِرُونَ هُمُ الْفَاسِقُونَ۔ جو ما انزل اللہ کے ساتھ فیصلہ نہ کریں وہ سب لوگ ظالم۔ کافر اور فاسق ہیں۔ جب یہ امر حق الیقین وعین الیقین ظاہر ہے کہ محض اللہ ہی کا حکم درمیان زمین و آسمان کے جاری وساری ہے۔ تو لازمی ہوا کہ مخلوقِ خدا میں مزید احتیاط کیلئے لَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا کا نفاذ ہو۔ جس سے یہ ثابت کرنا مطلوب ہو کہ اللہ کے حکم کے ساتھ کسی اور کا حکم ماننا بھی شرک میں داخل ہے۔ اگر اس بات پر بھی نہ سمجھیں تو کان کھینچ کر بھی متنبہ کیا گیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ أَفَغَيْرَ اللَّهِ أَبْتَغِي حَكَمًا وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلًا۔ کہہ پس کیا غیر اللہ کو حاکم چاہوں میں۔ حالانکہ تمہارا اصلی حاکم تو وہی رب العالمین ہے۔ جس نے تمہاری طرف اپنی جامع کمالات والی مقدس کتاب بالتشریح مفصل ومکمل اُتاری ہے۔ اور وہی کتاب ہر اُمور میں منجانب اللہ فیصلہ صادر شدہ ہے۔ پس شرک فی الحکم کی حقیقت بھی ناظرین کرام پر بفضلہ تعالیٰ عیاں ہو چکی ہے۔

الغرض جان لیجئے کہ یہی مذکورہ بالا قسمیں تمام برائیوں کی جڑیں ہیں۔ اور إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ کے مطابق ایسے مشرک باللہ کے لئے ہمیشہ جنت الفردوس حرام رہیگی۔ اور ابد الآباد دوزخ ہی اُس کا ٹھکانا رہیگا۔ اور ہرگز ایسے قماش کے ظالموں۔ موذیوں کو امداد دینے والا بھی کوئی نہ ہوگا۔ اگر ہر انسان ان اقسام شرک سے بچنے کا تہیہ کرلے تو پھر ماشاء اللہ ہدایت یاب ہونے

بے نقصان الحیّ القیوم کی ذات میں بموجب لاشریک لہ کے ہرگز کوئی شرکت دوسری نہیں کرسکتا۔ اور وہ عن کل الوجوہ پاک و منزہ ہے۔

(۲) چونکہ وہ خالق السموات والارض صمد و بے نیاز ہے۔ جس نے ہر چیز کو بلا اسباب صرف وَاِذَا اَرَادَ شَیْئًا فَیَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ کے مطابق اپنے ارادہ سے ہی پیدا کر رکھا ہے۔ اور اُسی کی رُو سے ہر ایک چیز کی ظاہری اور باطنی تربیت کرتا ہے۔ لہٰذا وہ اپنی جملہ صفات میں بھی بے نظیر ہوا۔

(۳) چونکہ مخلوقات نے اپنے زعم باطل سے مختلف اور بے شمار چیزوں کی عبادت و تعظیم کرنی شروع کر رکھی ہے۔ کوئی پیر پرستی تازیہ اور گور پرستی پر نازاں ہے۔ اور کوئی بُت پرستی۔ آتش پرستی۔ شمس و قمر پرستی اور پتھر و پیپل پرستی میں مبتلا۔ اسلئے پروردگار عالمین نے لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ کا امر صادر فرما دیا۔ یعنے سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کی عبادت نہ کی جاوے۔ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَھُنَّ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ ۲۴/۱۹۔ مت سجدہ کرو شمس اور قمر کے لئے بلکہ سجدہ کرو واسطے اللہ کے جس نے ان کو پیدا کیا ہے۔ اگر تم محض اُسی ہی کی عبادت کرنے والے ہو تو خیال رکھو۔ چنانچہ وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا فرما کر اپنی خالص عبادت کرانے کی ترغیب دیتے ہوئے ماسوا اُس کے کسی دیگر چیز کی عبادت کو شرک قرار دیا ہے۔

(۴) چونکہ قُلِ اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّھُوَ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ کے رُو سے ہر چیز کے پیدا کرنے والا محض ایک ہی اکیلا پروردگار ہے۔ جو بڑے غلبے والا اور روحانی اور جسمانی تربیت کرنے والا بھی ہے۔ لہٰذا ضروری ہوا کہ اُس کو واحد مانا جاوے۔ اور اُسکی وحدانیت میں مخلوق میں سے کسی چیز کو شریک نہ کیا جاوے۔ بلکہ یقیناً اُس لایزال بے ابتدا و بے انتہا ہستی کو وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ (نہیں ہے واسطے اُسکے برابری کرنے والا کوئی ایک بھی) کے مطابق واحد صفت والا مانکر باقی کل مخلوق کو وَمِنْ کُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ (اور ہر چیز میں سے ہم نے جوڑا پیدا کیا) کے مصداق مثانی تصور کیا جاوے

در دیگر تمام کتب سماویہ پر جو باقی سب نبیوں کو اُن کے پروردگار کے ہاں سے دیگئیں ہمیں تو یہی حکم ہوا ہے۔ کہ کسی کے حق میں منجانب اللہ سمجھنے اور ماننے میں فرق نہ کریں اور ہم تو خاص اُسی ہی وحدہٗ لاشریک لہٗ کیلئے فرمانبرداری کرنے اور مسلمان کہلانے کا دم بھرتے ہیں۔ پس اِن مذکورہ بالا آیات بیّنات سے بلا ریب ظاہر باہر ہو چکا کہ ہر ایک کتاب کا یَاْتِیْہِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَلَا مِنْ خَلْفِہٖ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ کے رُو سے باعث منزل من اللہ ہونے کے بلا تفریق بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ اور نُوْرٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ کا حکم رکھتی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے متعلق ارشاد فرماتا ہے۔ فَاَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوْا فِیْہِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا۔ پ۵۔ اے لوگو لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ کے متعلق ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ کیا پس قرآن مجید میں ہی تدبّر نہیں کرتے۔ اور بفرضِ محال اگر یہ غیر اللہ کے پاس سے ہوتا۔ البتہ پائے بیچ اِس کے اختلاف بہت۔ اسی طرح اگر مذکورہ بالا جملہ کتابیں غیر اللہ سے نازل شدہ ہوتیں تو بلا ریب اُن میں بھی تخالف و تناقض کا وجود ہونا لازمی تھا۔ لیکن چونکہ اِن کے نازل فرمانے والا وہی ایک رب ہے۔ جس نے قرآن مجید اُتارا۔ لہٰذا نہ قرآن مجید میں اختلاف کا احتمال ہو سکتا ہے۔ اور نہ ماقبل و مابعد کتابوں میں کوئی فرق آسکتا ہے۔ اِن میں سے جس کسی کو پکڑو۔ وہی بلا فرق رہنمائی کرنے کو تیار ہے۔ سوچنے کا مقام ہے۔ اگر کسی ایک کتاب میں یا سب کتابوں میں فرق مان جاتا۔ تو پروردگار ہرگز محمد رسول اللہ سلام اللہ علیہ کو اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ھَدَی اللّٰہُ فَبِھُدٰھُمُ اقْتَدِہْ کا امر نہ کرتا۔ کہ مذکورہ بالا رُسُل انبیاء کی ہدایت کی پیروی اور اقتدا کرو۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے خود ہدایت فرمائی تھی۔ جب ہر ایک رسول کی کتابی شریعت اُصولاً یا فروعاً جزءاً یا کلاً متفرق اور متناقض و واقع ہو تو اقتدائی کرنی کس بلا کا نام ہو سکتا ہے؟

اعتقاد دربارہ مرسل من اللہ

جس طرح ماقبل مذکور ہو چکا ہے۔ کہ ہر ایک کتاب رحمانی سُنّۃُ اللہ کے مطابق

کے لئے میدان صاف نظر آئے گا۔ ورنہ ہزار سال مستک رگڑتے ہوئے بھی خسرۃ الدنیا والآخرۃ کے سوا کچھ نہیں پاسکے گا۔ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِیْنَ۔

اعتقاد در بارہ کتب سماویہ

واضح ہو کہ جملہ کتابیں جو بمنزل سُنّت اللہ علی رُسل انبیا سلامٌ علیہم پر پے در پے نازل فرمائی گئی ہیں صحیفۂ فطرت کا ایک عکسی نمونہ تھیں۔ جنکو پڑھنے سے فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ کیمطابق بخوبی پتہ چلتا تھا۔ کہ جس ابتدائی فطرت اللہ پر اللہ تعالیٰ نے کسی کا بیج جاری فرمادیا قیامت تک اسمیں شکل بدلنے کا امکان نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ آدم کی اولاد میں سے آدم ہی پیدا ہوتے چلے آتے ہیں نہ ہاتھی بندر شیر چیتے وغیرہ۔ اسیطرح چنا بونے سے چنا نہ گندم نہ آلو۔ جس شکل کی جو اریا مکی اب بو دیجائے ہزار سال کے بعد بھی کاشت کرتے ہوئے ویسی کی ویسی پاؤگے۔ سرمو تفاوت نہو گا۔ پس روزِ روشن سے بڑھکر غیر متبدل خلق اللہ ہی الدّین القیّم ثابت ہوا ہے۔ لہذا اُسی سُنت اللہ کے اصول کیمطابق منجانب اللہ کتابیں نازل ہوئیں۔ چونکہ سب کا مضمون ایک ہی قسم کا ہونا مقصود تھا۔ اور ایک ہی مُدعا و مسلک کو لیکر آئی ہیں۔ اسلئے مالک یوم الدین نے سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِیْ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا کے ذریعہ یقین دلادیا کہ جو سُنت اللہ کے مطابق ابتدائے آفرینش سے لیکر تا قبل نزول قرآنمجید صحیفے نازل ہوتے رہے ہیں۔ اُنمیں اور موجودہ صحیفہ میں یا اس کے بعد جو بھی آئے ہرگز تغیّر و تبدل نہ پایا جائیگا۔ لہذا حکم ہوتا ہے۔ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ۔ یعنے اے لوگو سب ملکر کہو۔ ہم ایمان لائے ہیں ساتھ اللہ کے اور ایمان لائے ہیں اُس چیز پر جو ہماری طرف اُتاری گئی ہے وقرآنمجید اور جو ابراہیم۔ اسمٰعیل۔ اسحاق اور یعقوب سلامٌ علیہم اور ان کی اولاد کی طرف اُتاری گئیں۔ اور اُس ہر ایک کتاب ربّانی پر جو موسےٰ و عیسےٰ سلامٌ علیہما کو دی گئیں۔ اور دیگر تمام

يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ أُولَئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أُجُورَهُمْ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا۔ ۲ (ترجمہ) اور یاد رکھو جو لوگ ایمان لائے ساتھ اللہ اور اس کے جملہ رسولوں پر۔ اور اُن رسولوں میں سے کسی کے درمیان فرق یعنے جُدائی نہیں ڈالتے۔ پس یہ ایسے خوش نصیب ہیں کہ ضرور دے گا اُن کو ثواب اُن کا کیونکہ ہے اللہ بخشنے والا اور بہت ہی بڑھ کر مہربان۔

الغرض آیتہ ہذا سے قطعی و یقینی طور پر واضح و روشن ہوا کہ روشن ضمیر اولوالالباب سے مُراد وہی لوگ ہو سکتے ہیں۔ جو حدِ اعتدال سے کبھی تجاوز نہیں کرتے اور وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۳ پر قائم رہ کر تمام کُتبِ ربّانی و رسل رحمانی کو ہم پلّہ و ہم رُتبہ سمجھنے میں کبھی فرق نہیں کرتے اور بلا تفریق ہر ایک کتاب و ہر ایک رسول کو اپنا پیشوا اور امام و رہبر تصوّر کرنے میں عار نہیں کرتے بلکہ اپنے اعمال صالحات کیلئے بہترین ستون خیال کرتے رہتے ہیں۔ فہو المراد۔

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ

(اور اللہ دوست رکھتا ہے پاکی کرنیوالوں کو)

مُصلّین کے لئے قابلِ لحاظ امورات ذیل :—

(۱) بغرض عبادت ربّانی سوائے ایسے محفوظ مکان کے جس کی بُنیاد محض تقوےٰ و پرہیزگاری پر ہو۔ اور جس کے اہل پاکیزگی کو چاہنے والے ہوں۔ یا کسی کھلے میدان کی طرح جو اِنِّیْ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى کے مصداق صاف اور ستھری جگہ ہو۔ دوسرے کسی مکان یا جگہ پر قدم ہرگز نہ رکھا جاوے۔ جہاں کسی قسم کی ضرر رسانی کا اندیشہ ہو۔

---

۲ اور پوری ہوئی تیرے رب کی بات راستی اور انصاف میں۔ ہرگز نہیں بدلنے والا اُس کی بات کو اور وہ سب کچھ سُننے والا اور جاننے والا ہے۔

محض ہدایت کے لئے ہماری طرف اُتاری گئی ہے۔ لہذا کسی کے درمیان ذرہ بھر اختلاف اور فرق کا شائبہ نہیں ہو سکتا۔ اوسی طرح رسولوں کے متعلق بھی ضروری اور لابُدی طور پر یقین لانا چاہیے۔ کہ ہر ایک مبعوث من اللہ حامل کتاب ربّانی سُنّتہ مَن قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا کے رُو سے بلا ریب ایک ہی گلدستہ کا پھول اور ایک ہی لڑی کا موتی ہے۔ کیونکہ جملہ رُسل انبیاء کا وجود پذیر ہونا بلا اختلاف ایک ہی رسم و رواج پر مبنی ہونا ثابت ہے۔ گویا رسولوں کا سلسلہ جیسے ابتدائے آفرینش سے جاری ہونا قرار پایا اُسی میزان و معیار پر تا خاتمہ دنیا قائم رہنا ضروری ہے۔ کسی رسول کے حق میں گھٹیا یا بڑھیا میل کا یقین رکھنا جیسے بعض دشمنانِ دین کا خیال ہے۔ ہرگز ہرگز جائز نہیں ہو سکتا۔ کقولہ تعالیٰ فی امام مبین۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ۔ ۳ یعنے کُل رُسُل انبیاء پر حاوی شدہ سُنتہ اللہ کے مطابق محمد رسول اللہ سلام اللہ علیہ بھی ایمان و ایقان رکھتا ہے۔ ساتھ اُس سُنتہ اللہ کے موافق منزل من اللہ مقدس کتاب پر جو اُسکی طرف اُتاری گئی ہے۔ اُسکے مربی حقیقی کی جناب پاک سے۔ اور مؤمنین بھی جو اُس کے ہمراہی ہیں ہر ایک ایمان رکھتا ہے۔ ساتھ اللہ کے اور اُس کے جملہ فرشتوں اور جملہ کتابوں اور جملہ رسولوں کے۔ اور ان میں سے کُل کا یہی اقرار ہے۔ کہ ہم ہرگز اس کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان فرق یا جُدائی نہیں ڈالتے۔ بلکہ سب کو بلا کم و کاست بدرگاہ ربّ العزت ایک ہی صف میں منظور نظر ہونے والے یقین کرتے ہیں۔ سو جس طرح جملہ کتب سماوِیہ بالخصوص قرآن الحکیم بباعث عند غیر اللہ نہ ہونے کے اختلافات و تفرقات کثیرہ سے پاک و صاف ہیں۔ اُسی طرح جملہ رُسل بالخصوص محمد رسول اللہ کا بباعث عند غیر اللہ نہونے کے تمام اختلافات و ہر قسم کے تفرقات سے بری و پاک ماننا واجب و افرض ہے اور ایسا ہی ایقان و اذعان ہر مؤمن باللہ کے لئے خوشنودی ابدی اور راحت سرمدی کا موجب بن سکتا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ

ٹخنوں تک مسح کیا جاوے۔ اگر پاؤں میں کسی قسم کی ناپاکی لگی ہو۔ تو پہلے اُنکو پاک کرکے پھر غسل شکر کرتے ہوئے اِن پر حسب دستور مسح کر لیا جاوے۔ اور اگر غسل شکر کے دوران ہی میں ناپاکی ہٹانے کا خیال گذرے اور پاؤں دھونا چاہیں تو اَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ کے مطابق سر کا دھونا بھی لازم ہوگا۔

تیمّم

اگر جنابت کی حالت میں (جبکہ اچھی طرح نہالینا ضروری ہو) یا بحالت الغائط یعنے پیشاب۔ پاخانہ کے موقعہ پر (جبکہ طہارت کرنا مطلوب ہو) یا شکر کے دُور کرنے کی خاطر ہاتھ۔ منہ دھونا اور پانی ہی سے سر کا مسح کرنا لازم ہو بباعث کسی سخت حذر یا سفر کے پانی حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور اگر پانی موجود ہے۔ لیکن بوجہ کسی سخت عارضہ اور بیماری کے قصد استعمال میں لانے سے عاری ہے۔ تو ترکیب ذیل کے مطابق پاک مٹی کا قصد کر لینا بھی جائز ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا منشا تنگ کرنے کا نہیں۔ بلکہ وہ اپنے نیکوکار بندوں کو پاک ہونے کا عادی بناتا ہے۔ تاکہ اُس کی تمام نعمتوں کا کشادہ دلی سے شکریہ ادا کیا جاسکے۔ دونوں ہاتھوں کو مٹی سے آلودہ کرکے پہلے اپنے چہرے کو پھر ہاتھوں کو کہنیوں تک مسح کر دیا جاوے۔ گویا جن اعضاؤں کو بحیثیت تیمّم مسح کرنا لازمی ٹھیرا۔ اور جن اعضاؤں کا مسح کرنا بحیثیت غسل شکر ضروری تھا۔ وہ تیمّم کی حالت میں قطعاً معافی میں آگئے۔

اوقات الصّلوٰۃ

خیال رہے۔ کہ آیۃ کریمہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا کی رُو سے ہر ایک نماز اپنے اپنے مقررہ وقت پر ادا کرنی مومنین پر عین فرض ہوا کرتی ہے۔ کسی کو ہرگز اختیار نہیں۔ کہ نماز کے اصلی وقت کو پس و پیش کر سکے۔ اور جو وَاللّٰہُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ کے خلاف نافرمانی کرتے ہوئے اِرتکاب جرم کر بیٹھے۔ ہرگز رب العالمین کے غضب سے خلاصی نہ پاسکے گا۔ پس روزانہ نمازوں کے اوقات نہ پانچ ہیں نہ تین بلکہ متوسطانہ۔

یا نماز میں حرج واقع ہونے سے خشوع و خضوع میں کمی رُو پذیر ہو سکے۔
(۲) ہر مُصلّی کے کپڑے وَ ثِیَابَکَ فَطَهِّرْ کے موافق پاکیزہ ہونے چاہئیں۔
(۳) نمازی کا سارا وجود وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ کے مطابق ظاہری اور باطنی ناپاکیو سے آزاد ہو۔ اسجگہ بخوفِ طوالت تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔ عاقل کو اشارہ کافی
(۴) نمازی وَ لَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ کی رُو سے ہرگز سُود خوار نہ ہو۔ کیونکہ اِس سے سب عملوں کی بیخ کنی ہوتی ہے۔
(۵) ہر مُصَلِّیْ وَ لِرَبِّكَ فَاصْبِرْ کے مطابق اللہ کی رضا جوئی کی تکالیف برداشت کرنے میں ثابت قدم اور اِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ۔ پر یقین رکھنے والا ہو۔
(۶) تا وقتیکہ کسی بات میں کامل واقفیت حاصل نہ ہو۔ آمادۂ عمل ہونا بے سُود ہے۔ کیونکہ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا کے رُو سے کان۔ آنکھ اور دل سے بھی اُس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ کہ بلا سوچے سمجھے دیکھنے سُننے کے کیونکر عمل کیا گیا۔
(۷) فخر و تکبر جیسے افعال مذمومہ سے اجتناب اور عاجزی و انکساری کو عمل میں لانا ہر وجہ سے مستحسن ہے۔
(۸) اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا کے خلاف انوار قرآنی کے پھیلانے میں بخل و تغافل کرنا موجب عذاب الٰہی یقین کرتے ہوئے پرہیز کرنا لازم ہے

غسلِ سُکر

غُسلِ سُکر جس کو عام لوگ اپنی خود ساختہ اصطلاح میں وضو کہتے ہیں، کا طریقہ حسب ذیل ہے:۔

جب نماز کیلئے آمادہ ہونا پڑے تو بحالت امن و اختیار سارے چہرہ کو (جسمیں مُنہ۔ ناک اور آنکھیں بھی صاف کرنی شامل ہیں) اور ہاتھوں کو بھی کہنیوں تک دھو لیا جاوے۔ پھر سارے سر کا (جسمیں دونوں کان داخل ہیں) اور پاؤں کا بھی

کر رکھا ہے۔ قصرِ اولیٰ سے مُراد سات ارکانوں والا پہلا حصۂ صلواۃ۔ اور قصرِ اخریٰ سے مُراد سات ہی ارکانوں والا دوسرا حصۂ صلواۃ ہیں۔ گویا صلواۃ ایک عظیم الشان کامل مکمل سلطنت ہے جس کے دائیں اور بائیں طرف دو محل ہیں۔ ہر ایک محل میں سلسلۂ ارکان ایسے جڑے ہوئے جیسے اونٹوں کی قطاریں۔

ناظرین! یاد رکھیں کہ رکعت اسی قصر ہی کا تحریف شدہ لفظ ہے۔ جسکو قرآنِ مجید فرقانِ حمید سے ہرگز کوئی تعلق و ربط نہیں۔ ہر دو قصروں کے ارکان حسبِ ذیل ہیں:۔

قصرِ اولیٰ: ——— (اوّل) اوّابٌ لِلّٰہ۔ (دوم) اقامت الفصل۔ (سوم) قیامت الطّواف (چہارم) قیامِ اوّل (پنجم) قیامِ ثانی۔ (ششم) قعدۂ اول (ہفتم) قعدۂ ثانی۔

قصرِ اُخریٰ: ——— (ہشتم) قیامِ اوّل۔ (نہم) قیامِ ثانی (دہم) قعدۂ اوّل۔ (یازدہم) قعدہ ثانی۔ (دوازدہم) قعدۂ ثالث (سیزدہم) قعدۃ الطّواف بالرکعۃ الخطاب للفصل (چہاردہم) انابت الی اللہ۔

نقشۂ ہذا سے ناظرین کو معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ جو ارکان قصرِ اولیٰ کے ابتدا میں مذکور ہوئے ہیں۔ اُن کا مثانی قصرِ اُخریٰ کے اخیر میں واقع شدہ دکھایا گیا ہے۔ سو واضح ہو کہ وَ لِلْاٰخِرَۃُ وَ الْاُوْلٰی کی رُو سے یہ امر مسلمۃ الثبوت ہے۔ کہ ابتدا انتہا کا مثانی و کفو کہلانے میں ہرگز شک و شبہ نہیں رکھتا۔ جیسا کَمَا بَدَاَکُمْ تَعُوْدُوْنَ کی ترتیب مراتب سے روزِ روشن سے بڑھکر عیاں ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ

وَ مَنْ یُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى وَ اِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ۔ ۳۱/۱۲ (ترجمہ:۔) اے رسول تو بتعلیم ربانی واضح کردے۔ کہ جس نے اللہ کے حضور میں اوّاب ہو کر بصورت اقامت الفصل اللہ کی فرمانبرداری کے لئے توجہ کی۔ درآنحالیکہ وہ قیامت الطّواف کرنیوالا محسن بھی ہو۔

چار ہیں۔ جو سب کے سب نہ صرف فرض ہی ہیں بلکہ نافلہ بھی ہیں۔ اور اُن کی تفصیل حسب ذیل ملاحظہ ہو:۔

(۱) وقتِ تہجد جو نصف شب کے بعد سے شروع ہو کر پَو پھٹنے سے قبل تک رہتا ہے۔
(۲) وقتِ فجر پَو پھٹنے سے سورج نکلنے کے قبل تک رہتا ہے۔
(۳) ظہر یعنے دلوک کا وقت نصف النہار سے ڈھلکر سورج غروب ہونے کے قبل تک رہتا ہے۔
(۴) شام یعنے اِلیٰ غَسَقِ اللَّیل کا وقت غروبِ اوّل سے لیکر غروب ثانی یعنے گھُپ اندھیرے کے آغاز تک رہتا ہے۔

ہر نماز کیلئے ضرورتِ قبلہ

واضح ہو کہ مقررہ نمازوں کی حالت میں قبلۂ شرقی و قبلۂ غربی قائم کرنا اس طور پر۔ اشد ضروری ہے۔ کہ تہجد و فجر کی ہر دو نمازیں بسمتِ مشرق اور ظہر و غسق اللیل کی ہر دو نمازیں بسمت مغرب رُخ کر کے ادا ہوں۔ تاکہ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا کے مطابق کما حقہٗ پوری پوری تعمیل ظاہر ہو جاوے۔

ارکان الصّلوٰۃ

ارکانِ نماز وہی ہو سکتے ہیں جو کتابُ لَا رَیْبَ فِیْہِ میں واضح طور پر مندرج ہیں بقولہٖ تعالیٰ:۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ۔ یعنے اے میرے رسول غور کر البتہ میں نے دے رکھی ہیں تجھکو سات دُکنے یعنے چودہاں ارکان مطابق قرار دادہ جسمانی فطرت کے اور ہر ایک رُکن میں پڑھنے کو قرآنِ عظیم عطاء کیا ہے تاکہ یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ سے قطع تعلق رہ کر ہر رکن میں مقررہ ادعیات کا ورد کرتا رہے۔ پس یقین غالب ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک وقت کی نماز کو دو دو مساوی قصروں میں تقسیم

اور باغ بہشت کے میوے ایسے نزدیک کئے جائیں گے۔ جیسے ادب کے طور پر اپنی ذلت ظاہر کرکے نزدیکی حاصل کی جاتی ہے۔

(۳) نمبر ۲ کے ماتحت تیسرا دائرہ قبولِ مغفرت کا ہے۔ جو قیامۃ الطواف سے شروع ہو کر اپنے اندرونی لوازمات یعنے قیاماً و قعوداً و علےٰ جنوبہم بمع متعلقہ رکوع اور سجود کے جو تغلیباً ان میں داخل ہیں) کو گھیرتے ہوئے قعدۃ الطواف پر ختم ہوتا ہے جس کی بجاآوری کے انعام میں یَطَافُ عَلَیْہِمْ بِاٰنِیَۃٍ مِنْ فِضَّۃٍ و اَکْوَابٍ کَانَتْ قَوَارِیْرَا کے مطابق روزانہ ہر چہار اوقات میں پھرائے جائیں گے بہشتیوں پر چاندی کے باسن کہ ہر ایک میں دھرے ہوئے ہونگے شیشے کے آبخورے۔ گویا دائرہ ہذا بمثل ایک ایسے تھال یا مجمع کے ہے۔ جو کسی معزز مہمان کے پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں کئی پیالے یا آبخورے موجود ہوں۔ پس ثابت ہوا کہ نو ارکان بھی بمنزل آبخوروں کے اس مجمع یعنے طواف والے اوّل و آخر کناروں کے مابین محدود و مقیّد ہیں۔ اور وہ آبخورے بے ترتیب نہیں۔ بلکہ طواف کے اوّل و آخر کے کناروں کا لحاظ رکھتے ہوئے دائیں اور بائیں اطراف پر چار چار رکھکر پھر اُن کے درمیان اعلےٰ درجہ کا ایک کاسًا یعنے پیالہ دھرا جائے گا۔ جیسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

(۴) نمبر ۳ کے ماتحت قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِہِمْ بمع رکوع و سجود بطور اُس کی ذریّت کے واقع و متصوّر ہیں۔ ان میں ہے ذٰلِکَ قَوَارِیْرَ مِنْ فِضَّۃٍ قَدَّرُوْھَا تَقْدِیْرًا یعنے چار آبخورے ایک قطار اور چار ہی آبخورے دوسری قطار والے کیا ہونگے اندر سے اُن کے تو شیشہ لگا ہوا ہوگا۔ مگر باہر سے سفید چاندی دکھائی دیگی۔ اور یہ سب کچھ بمثل حکیم کی حکمت سے ہرگز خالی نہیں۔ بلکہ ہَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ کی رُو سے عین بمطابق قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا والے آٹھ ارکان کے ہوں گے۔ تاکہ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا کو بحیثیت سفید چاندی کے اور رُکَّعًا وَّ سُجَّدًا کو بمنزل شیشہ کے باہم لازم ملزوم اور متحد تصوّر کرکے ٹھیک ٹھیک عمل کرتے رہیں۔ اور ان سب آٹھ عدد آبخوروں کو ایسے انداز کے ساتھ دھرایا جائیگا۔ جیسے دنیا میں مساوی طور پر دونوں پلڑوں کے چار چار ارکان بمعہ

پس تحقیق مابین کے نو ارکانوں کے ذریعہ جدوجہد کرتے ہوئے پکڑ لیا مضبوط دو نو طرف کے کناروں سے بنے ہوئے کڑے کو جو قعدۃ الطواف و رکع الخطاب اور انابت الی اللہ کی حیثیت میں سہ گنا موٹا ہے۔ اور اوّل و آخر کے دونوں کناروں سے کَمَا بَدَاَکُمْ تَعُوْدُوْنَ کے مصداق بلا ہوا ہے۔ اور یاد رکھنا چاہئے کہ کُل جاری شدہ امور کی انتہا اور عاقبت اللہ ہی کی طرف ہے۔

آیہ ہذا کے ترجمہ کی صحت میں بہت کچھ سمع خراشی کرنیکی ضرورت لاحق تھی۔ مگر اس چھوٹے رسالہ کے طویل ہو جانے کے خوف سے آئندہ جُداگانہ مجموعہ کے لئے چھوڑتا ہوں۔ جو انشاء اللہ تیار ہو کر ناظرین کیلئے باعث طمانیت ہوگا۔ اسجگہ جو الہ آیت مذکورہ صرف یہ جتلانا مطلوب تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنی نماز کو مضبوط کڑے کے ساتھ اسواسطے تشبیہ دی ہے۔ کہ اسکے ہر دو کنارے قانون مثانی کے رُو سے سہ گنا مٹاپے کی حیثیت میں باہم متصل و متحد ہیں۔ جیسے ذیل میں دکھایا جاتا ہے:۔

(۱) سب سے وسیع دائرہ حُسن مآب کا ہے۔ جو حیثیت الاوّابین للہ جیسے ابتدائی درجہ سے شروع ہو کر فصل الخطاب بمع اُسکے اندرونی لوازمات کو گھیرتے ہوئے جنۃ المتقین اللہ والے انتہائی درجہ تک ختم ہوتا ہے۔ جس کی بجاآوری کے صلہ میں بروز قیامت خداوند کریم کی درگاہ سے یہ اکرام ہوگا۔ کہ وہ بہشتی لوگ (مُتَّكِـِٔيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا) بہشتوں میں تکیہ کئے ہوئے تختوں پر مسند نشین ہونگے۔ جہاں نہ دھوپ ہوگی اور نہ جاڑا۔

(۲) نمبر ۱ کے ماتحت دوسرا دائرہ فصل الخطاب کا ہے۔ جو حُسن مآب جیسے اعلیٰ مقام پانے کے لئے عند ما لزلفیٰ کے مصداق باعث قربت قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ اقامت الفصل سے شروع ہو کر طواف کے ابتدائی و انتہائی مرحلوں بمع اُس کے اندرونی لوازمات کو گھیرتے ہوئے رکعۃ الخطاب پر ختم ہوتا ہے۔ جس کی بجاآوری کے بالعوض آخرت میں عند اللہ یہ موہوب ہوگا۔ کہ بہشتی لوگوں پر (وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا) کے مطابق نزدیک ہوں گے درختوں کے سائے

پھر تکبیر کہتے ہوئے خم کر ہو کر رکوع میں جاوے۔ اور دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھے۔ اور مقررہ دعائیں پڑھکر قیام ثانی میں تکبیر پڑھتے ہوئے آئے۔ اور قیام اول کی طرح ہاتھوں کو سینے پر ہلائے رکھے۔ پھر دعائیں پڑھکر تکبیر کے ساتھ سجدۂ اول میں ٹھوڑیوں کے بل پیشانی کو زمین کے ساتھ ہلائے۔ اور مقررہ ادعیات پڑھے۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدۂ اول سے قعدۂ اول کی حالت میں قیام اول کی طرح سینہ پر ہاتھوں کو ہلاکر بیٹھے۔ اور مقررہ دعائیں ورد کرکے تکبیر کہتے ہوئے سجدۂ اول کی طرح سجدۂ ثانی میں جاوے۔ اور پھر دعائیں پڑھکر تکبیر کے ساتھ ہی قعدۂ ثانی میں آوے۔ اور قیام اول قیام ثانی قعدۂ اوّل کی طرح دونوں ہاتھوں کو سینہ پر ہلاتے ہوئے دعائیں پڑھے اور پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدۂ ثالث یعنے تیسرے سجدہ میں سجدۂ اول اور سجدہ ثانی کی طرح جاوے اور مقررہ دعائیں پڑھکر پھر اسی آخری سجدۂ ثالث سے قصر اخری کے لئے قیام اول قیام ثانی قعدۂ اول اور قعدۂ ثانی میں تکبیر کہتے ہوئے مع رکوع اور سجدۂ اول۔ سجدۂ ثانی اور سجدۂ ثالث حسب سابق ادا کرکے علے جنوبہم والے قعدہ ثالث میں تکبیر کہتے ہوئے اور قیام اول کی طرح سینہ پر ہاتھوں کو ہلاتے ہوئے داخل ہو جاوے۔ اور مقررہ دعائیں پڑھکر سجدۂ اربعہ یعنے چہارم میں تکبیر کہکر حسب سابق چلا جاوے۔ اور مقررہ دعائیں پڑھکر تکبیر کہتے ہوئے قعدۃ الطواف کی حالت میں آوے۔

(۵) قعدۃ الطواف کی حالت میں قیامۃ الطواف کی طرح دونوں بازوؤں کو دونوں شانوں تک ہلائے رکھے۔ اور مقررہ ادعیات کا ورد کرکے تکبیر کہتے ہوئے رکعۃ الخطاب میں جاوے۔

(۶) رکعۃ الخطاب کی حالت میں دونوں ہاتھوں کو زمین پر اسی طرح ٹکائے رکھے جس طرح اقامت الفصل میں دونوں پاؤں کو۔ پھر مقررہ دعا کہتے ہوئے جثیۃ المنیبین الیہ کی حالت میں آوے۔

(۷) جثیۃ المنیبین الیہ کی حالت میں جثیۃ الاوابین اللہ کی طرح دوزانوں

رکوع وسجود کے مقررہ ہیں۔

(ب) پھر قِیَامًا وَّقُعُوْدًا کے بعد عَلٰی جُنُوْبِہِمْ کو (جو ایک ہی رکن بمع سجدہ کے مکمل ہے) آٹھ ارکان پر فوقیت دی گئی۔ گویا ایک ہی مجمعے میں علاوہ آٹھ آبخوروں کے نواں پیالہ بھی ہوگا۔ جس کے متعلق قرآن مجید میں اس طرح مذکور ہے وَیُسْقَوْنَ فِیْھَا کَاْسًا کَانَ مِزَاجُھَا زَنْجَبِیْلًا یعنے پلائے جائینگے وہ بہشتی لوگ آٹھ آبخوروں والی نعمتوں کے بعد ایک اور پیالہ بھی۔ جس کی ملونی اور لذت سونٹھ کی سی ہوگی۔ پس ناظرین با تمکین کو واضح وروشن ہو چکا ہوگا۔ کہ کَاْسًا بالعوض عَلٰی جُنُوْبِہِمْ جیسے واحد رکن ہی کی تعبیر مُراد ہے۔ جو طواف والے سلسبیل کے نو عدد رکنوں میں سے ہے۔ چنانچہ انہیں نو ارکانوں کا ذکر وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی التِّسْعَ اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ میں بالتفصیل موجود ہے۔ جس کا پورا پورا اظہار انشاء اللہ تعالیٰ پیش کیا جائے گا۔

ترکیب صلوٰۃ

قصر اولیٰ۔

(۱) اوّابین للہ کی حالت میں قبلہ رُو ہو کر اور تکبیر اولیٰ کہتے ہوئے دو زانوں بیٹھ جاوے۔ اور دونوں ہاتھوں کو زانوؤں پر ٹکائے رکھے۔

(۲) اقامت الفصل کی حالت کو اختیار کرتے ہوئے اوّابین کی حالت سے بمعیت تکبیر ہاتھوں کو چھوڑ کر کھڑا رہے۔ اور مقررہ دعائیں پڑھے۔

(۳) قیامۃ الطواف کی حالت میں داخل ہونے کی خاطر اقامۃ الفصل کے بعد تکبیر کہکر متصل دونوں بازوؤں کو دونوں شانوں تک اس طرح ہلائے رکھے کہ بایاں ہاتھ دائیں بغل میں اور دایاں ہاتھ بائیں شانہ تک یعنے بغل کے اندازہ پر آجاوے۔ اور مقررہ دُعائیں پڑھے۔

(۴) قیامۃ الطواف کی حالت سے پھر تکبیر کہکر قیام اول میں داخل ہو۔ اور بائیں ہاتھ کو نیچے اور دائیں کو اوپر کہنیوں تک سینہ پر ملائے رکھے۔ اور مقررہ ادعیات کا وِرد کرے

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ۔ پ ۱۴

(ترجمہ) اے رسولِ کریم تو لوگوں کو سمجھا دے۔ پکار اکرو اپنے پروردگار کو۔ (نمازوں میں) عاجزانہ جہر اور خوف زدہ ہو کر پوشیدہ یعنے آہستہ آوازوں سے جن میں دُون الجہر یعنے کم جہر بھی تغلیباً شامل ہے۔ تحقیق وہ پروردگار اُن لوگوں کو جو ان مقررہ آوازوں کی حد سے نکل جانے والے ہیں ہرگز پسند نہیں کرتا۔ پس آیہ کریمہ کی رُو سے نمبر چہارم و پنجم ہر دو آوازوں کا قرآنی قرارداد حدود سے متجاوز ہونا ثابت ہوا۔

اذان

مروّجہ اذان یعنے (بانگ) کا کہیں بھی قرآن مجید سے ثبوت نہیں ملتا۔ کہ بزور باچھیں کھولکر اور سر اونچا کرکے لوگوں کو نماز کیلئے پکارا جاوے۔ اور نہ ہی کسی رسول کا فعل اور قول اس کی تائید میں بطور اُسوۂ حسنہ پیش کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ جو شخص متقی ہو وہ اوقات کی پابندی میں آثار آسمانی کے ذریعہ سے ہی پکارا جاتا ہے۔ جسے اِس حقیقت پر اعتراض ہو۔ وہ خود کلامِ ربّانی یعنے اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ پ ۲۱ میں غور کرکے عبرت حاصل کرے۔ گویا اپنی پکار میں ایسی کوئی وصف نہ اختیار کی جاوے جس کو گدھے کی ناپسندیدہ آواز سے مشابہت ہو سکے۔ جو اپنی عادت کے موافق ہمیشہ سر اونچا کرکے زور سے ہینگنے لگتا ہے۔

کانوں کو پکڑنا یا چھونا یا ہاتھوں کو کانوں کی طرف اُٹھانا

واضح ہو کہ کانوں کو پکڑنا۔ چھونا یا ہاتھوں کو کانوں کی طرف اُٹھانا محض خود ساختہ طریق کار ہے۔ کیونکہ قرآن مجید سے ہرگز ان حرکات کا جائز ہونا ثابت نہیں ہو سکتا۔ کہ اثنائے قیام یا سجدہ وغیرہ میں ایسا کیا جانا باعث مقبولیت ہونا بلکہ برخلاف اِس کے بآیاتِ قرآنی یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ جب قیام کرنا ہو تو صرف دونوں

بیٹھکر نماز ختم کرلیوے۔

تعدیل فی اصواتِ الصّلوٰۃ

ازروئے قرآن مجید پانچ قسم کی آوازوں کا پتہ چلتا ہے۔ جنمیں سے متوسطانہ اور درمیانہ آوازیں صرف تین ہیں۔ جن کا اعادہ کرنا ہر ایک نماز میں اوجب و افرض ہے۔ اور باقی دو آوازوں سے مجتنب رہنا بحکم رب العالمین ضروری و لابُدی اور ان جملہ اقسام کی تفصیل حسب ذیل ملاحظہ ہو:۔

(اوّل) اَلجہر یعنے بُلند آواز جو ہر نماز کے ابتدائی و انتہائی ارکان میں بالخصوص اقامۃ الفصل اور قیاماً و قعوداً و علےٰ جنوبہم جیسے کھڑے اور بیٹھے ارکانوں میں استعمال ہوتا ہے۔

(دوئم) دُوْنَ الْجَہْرِ یعنے کم جہر جو محض قیامۃ الطواف اور قعدۃ الطواف کیلئے مقرر ہے۔

(سیوم) خُفْیَۃً۔ یعنے ایسی پست اور آہستہ آواز جس کو اپنے کان بھی آسانی سے سُن سکیں۔ اور وہ سوائے ہر رکوع اور ہر سجدہ اور رکع الخطاب کے دوسرے کسی رُکن میں نہ استعمال کیا جاسکے۔

(چہارم) ایک مکروہ آواز جو خُفْیَۃً وَدُوْنَ الْجَہْرِ اور اَلْجَہْرَ سے بہت بلند ہے۔ جسکو قرآنی اصطلاح میں صَوْتُ الْحَمِیْرِ یعنے گدھے کی ہینگ کے ساتھ مطابقت ظاہر ہے اور جس قسم کی آواز کو عموماً غیر قرآنی لوگوں نے اذان یعنے اپنی بانگ کے لئے مخصوص کر رکھا ہے۔ نہایت معیوب اور عند اللہ ناپسندیدہ ہے۔ لہٰذا اجتناب لازم سمجھا جاوے۔

(پنجم) صَوْتُ الْحَمِیْرِ کی نقیض نہایت خفیف آواز ہے۔ جسکو مُردہ آواز کہنا بجا ہوگا کیونکہ اسے اپنے کان بھی نہیں سُن سکتے۔ بلکہ دل ہی دل میں حرکت محسوس ہوتی ہے۔ جب بلند ترین آواز صوت الحمیر یعنے گدھے کی آواز کا مرادف ہے۔ تو خفیف ترین آواز جو اس کے متناقض واقع ہے۔ کیوں نہ غیر موزون متصور ہو۔ جیسے آیۃ ذیل سے عیاں ہو سکتا ہے:۔

آمادہ ہو جایا کرو۔ پھر جس طرح اونٹ بوقت ذبح ہو جانے کے اپنے بازوؤں کو گرا دیتا ہے۔ اور اوپر کی طرف لیجانے کی توفیق نہیں رکھ سکتا۔ اُسی طرح چاہیئے کہ تم بھی رکوع اور سجدوں میں جو قربان ہو جانے کے مترادف ہے۔ گرتے ہوئے اپنے بازوؤں کو بھی گرا دیا کرو۔ کہ اوپر کی طرف اُچھالنے یا کانوں تک پہنچنے کی ضرورت نہ رہے۔

(۲) اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ هُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ الخ ۲۱/۱۵

(ترجمہ) اے پیارے وہ لوگ جو بخلوص دل ایمان رکھتے ہیں ہماری جملہ نشانیوں پر جب پڑھی جاتی ہیں ان کے ساتھ تکبیریں تو قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِهِمْ سے رکوع کے بعد سجدوں میں ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں۔ اور تسبیح کرتے ہیں ساتھ حمد رب اپنے کے اور تکبر بھی نہیں کرتے بلکہ استغفار بھی کہتے ہیں تو ایسی حالتوں میں دُور ہو جاتے ہیں اپنے مقاموں (ٹھکانوں) سے اُن کے بازو۔

(۳) یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُکْوٰی بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ الخ ۹/۱۱ (ترجمہ) جس دن گرم کیا جاوے گا باطل مال دوزخ کی آگ میں اُس ہر ایک احبار و رہبان کی سزا کی خاطر پس داغ دیئے جاوینگے ساتھ اُسکے اُن کے ماتھے کو کیونکہ تکبر کو ترک کر کے سجدہ زن نہ ہوئے۔ اور اُن کے بازوؤں پر کہ اُنکے ذریعہ قیام قعود کرتے ہوئے اللہ کا خوف دل پر نہ لاکر بازوؤں کو نہ گراتے تھے۔ اور اُن کی پیٹھوں کو بھی کہ کمر کو خَمّ یعنے ٹیڑھا نہ کرتے تھے۔ جس سے تقویٰ و پرہیزگاری پاکر حرام خوری سے پاک رہتے۔ اور اللہ تعالیٰ اُن کی عاجزی و انکساری پر رحم کرتا۔

آیات نمبر ۱ و ۲ سے ناظرین پر واضح ہو چکا ہوگا۔ کہ ان میں بحالت کھڑے اور بیٹھے رکوع اور سجود سے صرف سینے تک ہاتھوں کا چڑھ آنا اور ٹھکانا پکڑنا اور قیام و قعود سے رکوع اور سجود میں جاتے ہوئے ہاتھوں کا نیچے کی طرف گر جانا ثابت ہوتا ہے۔ پس اندریں صورت کانوں کا پکڑنا یا چھونا یا مکھی اُڑانے کی طرح اُچھالنا سراسر بے بنیاد اور لغو امر ہے۔ آیت نمبر ۳ کے رُو سے بھی یہی ظاہر ہے۔ اگر خداوند کریم کو

ہاتھوں کو مذکورہ طریق کے ساتھ ملایا جاوے۔ اور دونوں پاؤں جوڑ لیے جاویں۔ پھر جس طرح اونٹ ذبح ہونے پر اپنے بازوؤں کو گرا دیتا ہے۔ اُسی طرح قیاماً وَقُعُوداً اور عَلٰی جُنُوْبِھِمْ کی مقررہ دعائیں پڑھتے ہوئے خوفِ خدا سے متاثر ہو کر رکوع اور سجدوں میں جاتے ہوئے اپنے بازوؤں کو نیچے کی طرف گراتے جاویں۔ کَقَوْلِہٖ تَعَالٰی :—

اَلَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَ الصّٰبِرِیْنَ عَلٰی مَآ اَصَابَھُمْ وَالْمُقِیْمِی الصَّلٰوۃِ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ وَ الْبُدْنَ جَعَلْنٰھَا لَکُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ لَکُمْ فِیْھَا خَیْرٌ فَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْھَا صَوَآفَّ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُھَا الخ ۱۲

(المخبتین یعنے عاجزی کرنے والے) وہ لوگ ہوتے ہیں۔ کہ جب قصرِ اولیٰ میں بحالت کھڑے اور بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور بحالتِ رکوع اور سجود کے وہ اپنی مصیبت رسی پر ثابت قدمی ظاہر کر کے اطمینانِ قلب حاصل کرنے والے ہوتے ہیں۔ اسی پر بس نہیں بلکہ مزید برآں اپنی بیحد عاجزی اور انکساری ثابت کرتے ہوئے وہ متواتر قصرِ اخریٰ والے سلسلہ میں پہنچکر قیام اور قعود بھی بجالاتے رہتے ہیں۔ اور وہ ربانی عطا کردہ مغفرت کی دعائیں اپنے ہر قسم کے حقداروں پر خرچ کر دینے کا ثبوت بذریعہ رکوع اور سجدے بہم پہنچاتے رہتے ہیں۔ کہ انہیں اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَھْلِھَا سے ہرگز بخل نہیں ہوا کرتا۔ اور یاد رکھو کہ ہم نے اسی اُصول کے مطابق قربانی کا اونٹ تمہاری خاطر اللہ کی نشانیوں میں سے ایک عجیب و غریب نشانی قرار دیا۔ اس کے اندر بڑی بہاری خوبی ہے نماز کی تعلیم حاصل کرنے کے حق میں۔ جس طرح اسپر بوقت ذبح کرنے اللہ کا نام یعنے تکبیر کہتے ہو۔ اسی طرح چاہیئے کہ تم بھی ہر رکن کی ابتداء میں تکبیر پڑھو۔ جس طرح اونٹ کو بازوؤں سے باندھکر عاجز کیا جاتا ہے۔ اُسی طرح تم بھی بحیثیت مجرم کے اپنے گناہ بخشوانے کیلئے بندھے ہوئے اللہ کی جناب پاک میں بحالت قیام۔ قعود و علٰی جنوبھم

کہ ہر موزونیت پر عائد ہو کر اُسے بابرکت کر دیتا ہے۔ چنانچہ جناب رسالتمآب سلیمان سلام علیہ نے جب ملکۂ ملک سبا کو ایک کارِ خیر کے لئے چٹھی لکھنے کی نیت جمائی تو اس کا اظہار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہی سے کیا تھا۔ کہ میں یہ چٹھی ملکۂ سبا کو ساتھ برکت نام اللہ کے جو بخشنے والا بہت ہی مہربان ہے۔ لکھتا ہوں۔ جس طرح غسل کرکے وقت محض بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ہی زبان پر لانا کافی ہے۔ جس کی ب ہر قسم کے ارادے اور نیت پر حاوی ہونا دلالت کرتی ہے۔ اوسی طرح ہر رکن صلوٰۃ کے ابتداء میں ورد زبان کرنے سے ہر رکن کے برپا کرنے کی نیت ظاہر ہو جاتی ہے۔

نماز میں طوافِ مساجد الحرام

از روئے قرآن کریم طواف کے معنے ایک سرے سے دوسرے تک پھرنے کے ہوتے ہیں۔ اور پھرنا دو طرح کا ہے۔ ایک بصورت استطاعت اصلی ہیئت میں ایک جگہ سے دوسری جگہ چل کر جانا۔ اور دوسرا بصورتِ عدم استطاعت اپنی ضمیر کو جولان دیتے ہوئے جیسے واسجد واقترب سے بخوبی عیاں ہے۔ یا جس طرح فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا کے مطابق بحالت خوف پیادہ یا سوار ہو کر محض ضمیر کے ذریعہ عمل کرتے ہوئے ارکان صلوٰۃ کو کما حقہٗ مدنظر رکھا جاتا ہے یا بحالت مرض لیٹے یا بیٹھے محض ضمیر اور اشاروں سے تمام ارکان کا لحاظ رکھتے ہوئے نماز تکمیل ادا کی جاتی ہے۔ کہ قیام و قعود۔ رکوع اور سجدے نہیں کرنے پڑتے بلکہ عملاً معاف ہو جاتے ہیں لیکن نماز کی ہیئت خصوصی سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اوسی طرح چونکہ مساجد الحرام کا حج کرنا حسب استطاعت فرض ہے۔ مگر غیر استطاعت شخص کیلئے تکلیف مالایطاق۔ لہٰذا پروردگار نے رحم فرما کر جس طرح غسل کی بجائے بوقتِ اضطرار تیمم جائز کر دیا ہے۔ اسی طرح اُن لوگوں کے لئے جو غیر استطاعت ہیں نماز ہی کو حج کا درجہ عطا فرما دیا۔ تاکہ باستطاعت اور غیر استطاعت اللہ کے نزدیک یکساں درجات العلےٰ کے مستحق بن سکیں۔ چونکہ نماز ہو بہو نقشۂ حج دلالت

کانوں کے پکڑنے سے بھی کچھ مطلب ہوتا۔ تو اس کے بارہ میں بھی اُسے اِرشاد فرمانے میں کوئی روکاوٹ نہ تھی۔ بلکہ کانوں کو بھی بروزِ قیامت داغ لگا دینے کا حسبِ دستور اِرشاد فرما دیتا اور سُنئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ پ ۳۰ ع ۳۳ یعنے تحقیق عطا فرمائی ہے تجھکو ہم نے سلسبیل کا مثانی اس دنیا میں (سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ) چودھاں ۱۴ ارکان والا ایک دوراہا مکمل کوثر جو قرآنِ عظیم کے بے انداز خزانہ سے معمور ہے۔ پس اے نبی تو جثیۃُ الْاَوَّابِیْنَ لِلّٰہِ۔ وَالْمُنِیْبِیْنَ اِلَیْہِ وفصل الخطاب اور طواف کے دائروں کے ساتھ ہی صلواۃ یعنے قِیَامًا قعوداً وعلےٰ جنوبِہم جیسے نو عدد ارکانوں کو (ہاتھوں کو سینے پر باندھتے ہوئے) بحیثیّت مجرم کے اپنے پروردگار کے حضور میں برپا کیا کر تاکہ تیرے اُسوۂ حسنہ کا رواج خلق اللہ میں قائم ہو۔ اور ساتھ ہی دونوں بازوؤں کو گراتے ہوئے رکوع اور سجود میں اسی حیثیت سے اللہ کے لئے جاؤ۔ جس طرح اونٹ قربانی کے اثناء میں سب بازوؤں سے بیزار ہو جایا کرتا ہے۔

پس ناظرین بنظرِ انصاف خود قرآن مجید میں غور و تدبّر فرما کر بتا دیں کہ باوجود مذکورۂ بالا آیاتِ بیّنات کے جن سے ایسی حرکات کا بصورت نماز سراسر ناجائز ہونا ثابت ہے۔ دیگر کونسی آیات ہیں۔ جو جائز قرار دینے کی تائید کر سکتی ہیں؟

تکبیر اولیٰ (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) ہی اظہارِ نیّت ہے

ناظرین کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ لوگوں نے اپنی مختلف زبانوں میں نیت باندھنے کے بہت کچھ طریقے اختیار کئے ہوئے ہیں۔ لیکن در اصل اظہارِ نیت کے لئے بجز بسم اللہ الرحمن الرحیم جیسی تکبیر اولیٰ کے جسمیں کسی کام کے آغاز کرنے کی نیّت مضمر ہو۔ دیگر کوئی طریقہ قرآن مجید سے ثابت نہیں ہو سکتا۔ اور یہ ایسا جامع کلمہ ہے۔

وجوہ سے اعضاؤں کو دہنے جانب سے ہر ایک مسجد الحرام میں تحلیل کرنا شروع کیا جاوے قیاماً کی صورت میں پہلا طواف مسجد الاقصےٰ کا ہوگا گویا خود کو اُسی میں داخل شدہ قرار دیگا۔ جب قیام اس رکوع کی منزل تک ختم ہوگیا۔ تو قیام ثانی مسجد الحرام صلواۃ الفجر میں داخل شدہ متصور کرے اور سجدۂ اول پر ختم کرکے قعدۂ اول کی حالت میں مسجد الحرام بیت بکہ کا طواف کرے۔ جب سجدۂ ثانی تک پورا کرلیا گیا۔ تو قعدۂ ثانی کی حالت میں مسجد الحرام صلواۃ العشاء میں داخل شدہ قرار دیوے۔ جب سجدۂ ثالث تک چار مسجد الحرام کا طواف دہنے جانب کے ارکان سے طے ہو چکا تو بائیں جانب سے شروع کیا جاوے یعنے پہلا طواف مسجد الحرام بیت بکہ۔ دوم مسجد الحرام صلواۃ العشاء سوم مسجد الاقصےٰ اور چہارم مسجد الحرام صلواۃ الفجر کا ادا کرکے پھر علےٰ جنوبھم کے مطابق المحراب المحرم کا طواف کیا جاوے۔ گویا قیاماً قعوداً کے آٹھ ارکان مشتمل متعلقہ رکوع و سجود کے بعد ہم رکن بمع متعلقہ سجدہ اس میں داخل شدہ متصور رہو۔ اسی طرح فجر کی نماز میں بھی برخ مشرق مسجد الاقصےٰ سے مذکورہ بالا ترتیب کو مدنظر رکھا جاوے۔ اور جب مغرب کی طرف رُخ ہوگا۔ تو دلوک اور شام کی حالت میں دہنا کنارہ پر دلوک اور شام اور بایاں کنارہ پر تہجد اور فجر کی مسجدیں شمار ہوں گی۔ اور ہر نماز کے آٹھ آٹھ ارکان حسب سابق قائم کرتے ہوئے علےٰ جنوبھم والا ہر ایک ہم رکن پورا ہوتا رہے۔ یعنے مغرب ہر دو نمازوں کی حالت میں پہلے مسجد الحرام بیت بکہ کا بذریعہ قیام اوّل مکاناً قصیّاً کا بذریعہ قیام ثانی مسجد الاقصےٰ کا بذریعہ قعدۂ اوّل اور مکاناً شرقیّاً کا بذریعہ قعدۂ ثانی بمعیت متعلقہ رکوع و سجود طواف کیا جاوے۔ پھر بائیں جانب سے مسجد الاقصےٰ کا بذریعہ قیام اول مکاناً شرقیّاً کا۔ بذریعہ قیام ثانی مسجد الحرام بیت بکہ کا بذریعہ قعدہ اول اور مکاناً قصیّاً کا بذریعہ قعدۂ ثانی۔ بمع رکوع و سجود طواف کرتے ہی المحراب المحرم کا طواف بذریعہ علےٰ جنوبھم والے قعدۂ ثالث مشتمل سجدہ کے بجالایا جاوے +

کرنی ہے۔ اِس لئے اس کے سب ارکان بذریعہ ضمیر ادا ہونے ضروری ہوئے پس طواف کے لوازمات اندرونی یعنے ارکان ہی کے ذریعہ منازل طے ہونے سے طوافِ مساجد کا مدعا حاصل ہو سکتا ہے۔ بقولہ تعالیٰ:-

قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ وَ اَقِیْمُوْا وُجُوْھَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ۔ پ ۔ اے رسول تو کہہ حکم کرتا ہے میرا رب ساتھ انصاف کے یعنے اَلْعَدْلُ وَالْوَسَطُ جیسے محکم کڑے کے ہر سہ دائروں کو مساویانہ طور پر پکڑو۔ اور قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ میں اپنے آپ کو سورج کی ترتیب رفتار کے مطابق ہر ایک مسجد الحرام کا طواف کرتے ہوئے متوجہ کیا کرو اور پکارا کرو اُس کو خالص ہو کر واسطے اُس کی عبادت کے۔ آیۃ منقولہ بالا سے صاف ظاہر ہے۔ کہ عِنْدَ کُلِّ بیت اللہ مسجدیں صرف ایک یا دو نہیں۔ بلکہ کئی ہیں۔ جن کا طواف اَقِیْمُوْا وُجُوْھَکُمْ کے مطابق بحالا ناہر نماز میں اشد ضروری ہے۔ اور وہ سب ذیل مل جاتی ہوں:-

اوّل۔ مسجد الحرام بیت مکّہ جو سورج کے ڈھلنے اور غروب اول کے مابین واقع ہے۔

دوم۔ مسجد الاقصےٰ جو نصف اللّیل اور قبل طلوع الفجر کے درمیان واقع ہے۔

سوم۔ مسجد الحرام صلواۃ الفجر جو مکانًا شرقیًا کے نام سے موسوم ہے۔ اور طلوع الفجر اور طلوع الشمس کے مابین واقع ہے۔

چہارم۔ مسجد الحرام صلواۃ العشاء جسے مکانًا قصیًا بھی کہا گیا ہے۔ غروب اوّل اور غروب ثانی یعنے غاسق کے مابین واقع ہے۔

پنجم۔ المحراب المحرم جو بحیثیت مقام محمود کے ہر چہار مساجد الحرام پر فوقیت رکھتے ہوئے اونٹ کے کوہان کی طرح کل دنیا کے درمیانی حصّہ میں رونق افروز ہے۔

ان مذکورہ بالا پانچوں مسجدوں کا نماز ہی میں بحالت قیامًا و قعودًا و علےٰ جنوبھم کے طواف کرنا اس طور پر لازم ہے۔ کہ جب تہجد کی نماز میں مشرق کی طرف رُخ کر کے کھڑا ہونا پڑے تو اُسی حالت میں رہکر اپنی ضمیر کے ذریعہ اپنے

تک قلب کو اطمینان بخشنے والا کوئی بھی خوشگوار ثمرہ و نتیجہ موہوب نہیں ہو سکتا لہذا اوجب و افرض ثابت ہوا کہ روحانی لباس کی طرح جسمانی پوشش بھی اُسوۂ حسنہ رُسل انبیاء کے مطابق اختیار کرنا ضروری ہے جیسے یَا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ کے خطاب سے ظاہر ہے۔ اور کسی وقت کی نماز پڑھنے میں سترا بیس یعنے لمبے کُرتے زیب تن کرنے پر ہرگز شرم یا عار نہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اسی میں سب کی بہتری مضمر ہے۔ اور یہی درخشان تہذیب کی پُرانی یادگار ہے۔ جس کے پہننے سے صف لبستہ ہو کر کہیں بھی شگاف نہیں معلوم ہو سکتا۔ اور ان تمام ناگفتہ بہ عیوب سے جو آجکل فیشنوں میں عموماً خصوصاً پائے جاتے ہیں کامل نجات مل سکتی ہے۔

نماز میں قرآنی ادعیات

پاک صاف ہو کر مصلّے پر آتے ہی تبرکاً یہ کلمہ کہکر بیٹھ جاوے:—

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(میں نماز تہجد یا فجر یا دلوک یا مغرب کیلئے پاکیزہ ہو کر مقام ابراہیم کو اپنا جائے نماز اختیار کرتے ہوئے برخ قبلہ دو زانوں بیٹھنے کی نیت کرتا ہوں۔) ساتھ برکت نام اللہ کے جو بخشش کرنے والا بڑا ہی مہربان ہے۔

قصر اولیٰ — (۱) جثیۃ الاوّابین للّٰہ ذو الجلال والاکرام

(تکبیر اُولیٰ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لِباسُ التَّقوٰی ۱؎

باوجودیکہ پروردگار عالمین نے نماز کے متعلق ہر ایک بات پر بخوبی روشنی ڈال رکھی ہے۔ یہ امر کیسے قرینِ قیاس سمجھا جا سکتا ہے کہ اُس کبیرُ المتعال نے جسمانی لباس التقویٰ (جو اُسی کا جزو اعظم متصور ہے) کی باحسن تفصیل نہ فرمائی ہو۔ حالانکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ قرآن مجید میں بہت مقامات پر اس کی وضاحت کما حقہٗ موجود ہے۔ جو مشت نمونہ از خروارے ذیل میں درج کرتا ہوں۔ قولہٗ تعالیٰ :۔

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ وَرِیْشًا وَّ لِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ ذٰلِکَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ لَعَلَّھُمْ یَذَّکَّرُوْنَ ۲؎۔ یعنے اے اولادِ آدم تحقیق ہم نے تمہاری طرف (تین قسم کی چیزیں) اُتاری ہوئی ہیں۔ ایک اندرونی پہناوا جو تمہاری شرمگاہوں کو ڈھانکتا ہے۔ جیسے پاجامہ یا سلوار اور بنیان یا چھوٹی قمیص پہنتے ہو۔ دوسرا پہناوا زینت کا ہے کہ سر پر دستار یا ٹوپی رکھکر اور پاؤں میں موزے یا جوتے پہنکر وجیہہ یا بارُعب معلوم ہوتے ہو۔ اور تیسرا لباس بچاؤ کا ہے۔ یعنے ٹھوڑیوں سے لیکر ٹخنوں تک ایک ہی لمبا سرابیل یعنے کرتہ ڈال لیتے ہو۔ یہ سرابیل جو لباسُ التقویٰ ہے۔ ہر طرح بہتر ہے واسطے تمہارے کیونکہ یہ تمکو گرمی اور ہر طرح کے عیب جوئی کے معرکوں سے بچاتے ہیں۔ یہ اللہ کی ظاہری نشانیوں میں سے ایک بھاری نشانی ہے۔ تاکہ وہ جسمانی لباسُ التقویٰ کیمطابق اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ کو بھی روحانی لباس سمجھنے میں نصیحت حاصل کر لیویں۔ کیونکہ جس طرح لباس التقویٰ پاؤں سے لیکر سر تک ہر طرح کا بچاؤ کرتے ہیں۔ اوسی طرح نماز قرآنی بھی تمام فحشات اور منکرات سے محفوظ و مامون رکھنے میں ممد و معاون ہوتی ہے۔ پس جس طرح روح کو جسم اور باطن کو ظاہر سے تطابق و تناسب آشکارا ہے۔ اوسی طرح لباسُ التقویٰ جسمانی اور روحانی کو باہم لازم ملزوم ہونے کا شرف حاصل ہے۔ سو جب تک دونوں پلڑے مساویانہ طور پر عمل میں نہ لائے جاویں تب

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ

وہ اللہ پیدا کرنے والا درست کرنے والا صورتیں بنانے والا واسطے اُسی کے ہیں

الْحُسْنٰى ط يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اچھے نام پاکی بیان کرتے ہیں واسطے اُسکے جو کچھ ہے آسمانوں اور زمین کے ہے

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

اور وہی ہے غالب کمال حکمت والا ۔ پ ۲۸

پر قائم ہو جاویں۔ اُن کو سلامتی دینے والا ہے۔

۴ اَلْمُؤْمِنُ اس واسطے کہ جو لوگ قیامۃ الطواف میں مغفرت چاہتے ہیں۔ ان کو دنیا کی نشیب و فراز میں ہر طرح کا امن دینے والا ہے۔

۵ اَلْمُهَيْمِنُ۔ اِس لئے کہ جو لوگ قعدۃ الطواف میں داخل ہو کر مغفرت چاہیں۔ ان کی عاقبت میں نگہبانی کرنے والا ہے۔

۶ اَلْعَزِيْزُ۔ اس واسطے کہ جو لوگ قیاماً و قعوداً میں داخل ہو کر ذکر رب بجالاویں۔ اُن کے حق میں فحشات کو روکنے میں بڑا ہی غالب ہے۔

۷ اَلْجَبَّارُ۔ اسلئے کہ جو لوگ رُکّعاً و سُجّداً کے ذریعہ اپنی قربانی کریں۔ اُن کے حق میں تمام منکرات کے ہٹانے میں ہر طرح زبردست ہے۔

۸ اَلْمُتَكَبِّرُ۔ اِس واسطے کہ جو لوگ علےٰ جنوبہم پر آکر ذکر رب بجالاتے ہوئے نہ صرف اپنے لئے بخشش مانگتے ہیں۔ بلکہ اپنے ماں باپ اپنی ذرّیت۔ ذو القرنی و مؤمنین اور اُن لوگوں کے حق میں بھی جو (بحالت ایمان موت کا پیالہ پی چکے ہیں۔) دُعائے مغفرت کرتے ہیں اُن کو بڑے انعام و اکرام بالخصوص درجات العلےٰ موہوب و مرزوق فرمانے میں بڑا ہی بزرگ ہے +

دیں دونوں بیٹھکر جماعت اوّابین میں داخل ہونے کی نیّت سے باآوازِ بلند و بخلوصِ قلب توحید باریتعالیٰ کا اقرار کرتا ہوں۔) ساتھ برکت نام اللہ تعالیٰ کے جو زمانہ اولیٰ میں روحانی و جسمانی بخشش کرنے والا اور زمانہ آخری میں نہایت ہی مہربان ہے۔ اجر و ثواب دینے میں۔

هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ

وہ اللہ ایک ہی ہے اللہ ہر طرح غیر محتاج ہے نہیں جنا اُسنے کسیکو

وَ لَمْ يُوْلَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

اور نہ وہ کسی سے جنا گیا۔ اور ہرگز نہیں ہے واسطے اُسکے کوئی بھی کسیطرح برابری کرنیوالا

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ

اللہ وہ ذاتِ مقدس ہے جو نہیں کوئی معبود سوائے اسکے جاننے والا

الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ

پوشیدہ اور ظاہر کا ہے وہی ہے بخشش کرنیوالا نہایت ہی مہربان

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ

وہی اللہ ہے جو نہیں ہرگز کوئی معبود مگر وہ بادشاہ

الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ

بہت پاک تمام عیب و نقصان سے سلامت امن دینے والا ہر طرح سے نگہبان بہت غلبے والا

الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

بڑا ہی زبردست تکبر اور بزرگی والا پاکی ہے اللہ کو اُس بات سے جو شریک لاتے ہیں۔

۱؎ وہ ذات مبارک الملک اس واسطے کہلایا۔ کہ اُس نے اوّابین کو عبادتِ ربانی بجالانے کے لئے وسیع سلطنت یعنے وَ لَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ کے مطابق چودہ ارکان دے رکھے ہیں۔ جنکے ذریعہ وہ رضا جوئی ربانی کے لئے جدوجہد جاری رکھ سکتے ہیں۔

۲؎ القدوس اس لئے کہ اُس نے منیبین الیہ کے لئے والقرآن العظیم دے رکھا ہے۔ تاکہ ہر ایک رکن میں داخل ہوکر وَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ پر عمل پیرا ہوکر پاکیزگی حاصل کرکے ابدی نجات پاسکیں۔ ۳؎ السلام اسلئے کہ جو لوگ فصل الخطاب بجالاتے ہوئے اسلام قبول کریں یعنے فرمانبرداری

بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ

اسی کے ساتھ میں خلوص رکھنے کا حکم کیا گیا ہوں اور میں پہلا ہوں فرمانبرداری کرنیوالوں سے ۲

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَ اِلَيْكَ اَنَبْنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ

اے پروردگار ہمارے اوپر تیرے ہی بھروسہ رکھتے ہیں ہم اور طرف تیری ہی رجوع کرتے ہیں ہم کیونکہ لاخر طرف تیرے ہی پھر آنا ہے

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ اغْفِرْ لَنَا

اے رب ہمارے نہ بھٹکا ہمکو باعث کسی قسم کی نافرمانی کتاب اللہ کا واسطے اُن لوگوں کے جو کافر ہوئے اور بالکل بخشدے ہمکو

رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۳

اے رب ہمارے کیونکہ تحقیق تو ہی ہے ہر طرح کا فتنہ دور کرنیں غالب اور گناہوں سے درگذر کرنیں بڑی حکمت والا

قِيَامَتُہ الطَّوَاف

(تکبیر) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(میں رکن دوم سے قیامتہ الطواف میں بایاں ہاتھ داہنی بغل میں اور داہنا ہاتھ بائیں شانہ پر رکھکر جماعت مومنین میں داخل ہونیکی نیت کرتے ہوئے کم جہر آواز سے استعانت طلب کرتا ہوں ساتھ برکت نام اللہ تعالیٰ کے جو بخشش کرنیوالا نہایت ہی مہربان ہے۔

سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ

پاک ہے وہ ذات جس نے مسخر کیا واسطے ہمارے اس طواف والی کشتی نجات کو

وَ اِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۱۴

اور نہ تھے ہم واسطے اسکے طاقت پانیوالے۔ اور تحقیق ہم طرف رب اپنے کے ہی پھر جانیوالے ہیں

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ اِلٰى اِبْرٰهِيْمَ

ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اس چیز کے جو ہماری طرف اُتاری گئی اور اس ہر ایک چیز کے جو اتاری گئی طرف

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ

ابراہیم و اسمٰعیل و اسحاق و یعقوب [illegible] اسی اولاد کے

(۲) اقامت الفصل

تکبیر } بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(میں رکن اول سے اقامت الفصل میں بلا جبر و اکراہ ارادانہ طور پر ہاتھوں کو چھوڑے ہوئے اور برضا و رغبت مؤدبانہ کھڑے ہو کر جماعت مسلمین میں شامل ہونے کی نیت سے بہ آواز بلند اقرار فرمانبرداری اور انکار عن الشرک کرتا ہوں) ساتھ برکت نام اللہ کے جو بخشش کرنے والا اور بڑا ہی مہربان ہے۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ

تحقیق میں متوجہ کرتا ہوں وجود اپنے کو واسطے اُس ذاتِ بابرکات کے جس نے پیدا کیا تمام آسمانوں

وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ

اور زمین کو بالکل بزرگ ہوں توحید کے ماننے میں اور نہیں ہوں میں شریک

الْمُشْرِكِیْنَ ۝ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ

لانے والوں سے ۝ تحقیق نماز میری اور جانی و مالی قربانیاں میری

وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ

اور زندہ رہنا میرا اور مرنا میرا محض اللہ کے واسطے ہے

رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَ

جو پروردگار ہے عالموں کا نہیں ہے ہرگز کوئی شریک اُس کا اور

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا

اے رب ہمارے نازل فرما اوپر ہمارے ہر طرح کی طاقتِ برداشت اور ثابت رکھ ہمارے قدموں کو باوجود ہر

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۲/۱۲

طرح کی مصیبت کے۔ اور مدد کر ہماری اوپر قوم کافروں کے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا

اے رب ہمارے بالکل بخشدے ہمکو گناہ ہمارے اور زیادتی ہماری بیچ ہمارے کام کے

وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۲/۱۲

اور ثابت رکھ ہمارے قدموں کو اور مدد دیتا رہ ہمکو اوپر قوم کافرین کے

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا

اے رب ہمارے ظلم کیا ہم نے اپنے نفسونکے حق میں اور اگر نہ بخشے گا تو ہمکو

وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۵ ۷/۹

اور نہ رحم کرے گا تو ہم پر البتہ اُسوقت ہم ہو جاوینگے ٹوٹا پانیوالوں سے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ

اے پروردگار میرے بخش مجھکو اور عطا کردے مجھکو عظیم الشان سلطنت اسلامی نہ لائق ہو

لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۲۳/۱۲

واسطے کسی غیر مسلم کے مجھسے بعد تحقیق تو ہی ہے بخشنے والا۔

اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ

یا اللہ تو مالک ہے ملک کا دیتا ہے تو ملک اُس کو جس کو حقدار سمجھتا ہے

وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ

اور چھین لیتا ہے ملک اُس سے جسے نالائق جان کر جانتا ہے چھینتا اور عزت دیتا ہے اُسکو جسے حقدار سمجھکر

وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۵

چاہتا ہے عزت دینا اور ذلت میں ڈالتا ہے تو اُسکو جسے ذلت کے لائق جانکر چاہتا ہے ڈالنا ہے ہاتھ کے تیرے ہی ہے خیر تحقیق تو

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ

تو ہی پہنچاتا ہے رات کو دن میں اور تو ہی پہنچاتا ہے ..... دن کو رات

وَمَا أُوتِيَ مُوسٰى وَعِيسٰى وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ

اور اُس ہر ایک کتاب کے جو دیگئی موسےٰ و عیسےٰ اور جو کچھ دی گئی تمام نبیوں کو ان کے پروردگار

رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ

کی جناب پاک سے نہیں ہم جُدائی ڈالتے اُن میں سے کسی کے درمیان اور ہم

مُسْلِمُونَ ۝ رَبَّنَا تَقَبَّلْ

خاص اُسی کے لئے مُطیع ہیں۔ اے رب ہمارے قبول فرما ہمسے

مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

(ہمارا خالص ایمان) تحقیق تو ہی ہے ہمارے اقرار کو سُننے والا اور دلی اخلاص کو جاننے والا۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا

اے رب ہمارے کیئے رکھ ہم کو خالص مطیع اپنا اور ہماری اولاد میں سے بھی ہماری جماعت

أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ

کو خالص اپنا ہی فرمانبردار اور دکھا تارہ ہمکو طریقہ جانی و مالی قربانی کرنے کا اور رجوع ہو رحمت

عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ ۱۵

کیا کر ہم پر تحقیق تو ہی ہماری توبہ قبول کرنے والا بڑا ہی شفیق ہے۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا

اے رب ہمارے ہرگز نہ پکڑیو ہمکو اگر بھول جائیں ہم یا بے ارادہ قصور کر بیٹھیں ہم

رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى

اے رب ہمارے اور یہ بھی کہ نہ رہنے دیجیو ہمپر بھالت والا بوجھ جیسا کہ رہنے دیا اسکو اوپر اُن نافرمان

الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ

لوگوں کے جو ہم سے پہلے تھے۔ اے رب ہمارے اور نہ اُٹھوانا ہمسے وہ چیز کہ نہو طاقت واسطے ہمارے

لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ

اُس کے برداشت کرنے کی اور معاف کر ہمسے گناہ ہمارے اور بخشش کر واسطے ہمارے اور رحم کر ہمکو کیونکہ

مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

تو ہی ہے ہمارا مہربان خواہ اور دوستدار پس مدد دے ہمکو اوپر قوم کافروں کے

وَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا ۝۱۰

اور کر واسطے میرے نزدیک اپنے سے غلبہ مدد دینے والا

وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا

گھیرا ہوا ہے رب ہمارے نے ہر ایک چیز کو اپنے علم میں اوپر اللہ کے بھروسہ کیا ہے

رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ

اے پروردگار ہمارے فیصلہ کر درمیان ہمارے اور درمیان ہماری قوم کے ساتھ حق کے اور

اَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ ۝ ۹/۱ عَلَى اللّٰهِ

تو بہتر ہے سب سے فیصلہ کرنے والوں سے۔ اوپر اللہ کے

تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ

بھروسہ کر چکے ہیں ہم اے رب ہمارے نہ کر دینا ہم کو باعث فتنہ واسطے قوم

الظّٰلِمِیْنَ وَ نَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ

ظالموں کے اور بچائے رکھنا ہمکو ساتھ رحمت اپنی کے قوم

الْكٰفِرِیْنَ ۝ ۱۱/۱۴

کافروں سے۔

(۴) قیامِ اوّل

(تکبیر) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

(میں رُکن سوم سے قیامِ اوّل میں کھڑے ہو کر دائیں کو بائیں بازو پر کہنیوں تک سینہ پر ملاتے ہوئے جماعت قانتین و صادقین میں داخل ہونے کی نیت سے بآواز بلند (جہر سے) تسبیح و تحمید باریتعالیٰ بجالاتا ہوں)

ساتھ برکت اور امداد نام اللہ کے جو بخشش کرنے والا بڑا ہی مہربان ہے۔

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا

اے پروردگار ہمارے نہیں پیدا کیا تو نے یہ سب کچھ بے فائدہ پاکی ہے تجھکو سب عیبوں اور نقصانوں سے بچا لے ہمکو

وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ

اور تو ہی نکالتا ہے زندہ کو مُردہ سے اور تو ہی نکالتا ہے مُردہ کو زندہ سے

وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ رَبِّ اغْفِرْ

اور تو ہی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے تو دینا بے شمار اے پروردگار میرے

لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ

بالکل بخشدے مجھکو اور بخشش مانگتا ہوں واسطے اپنے باپ کے اور بخشش واسطے اُس شخص کے جو مومن ہو کر داخل ہو میرے گھر میں

مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَ

یعنے مسلم اہل البیت بنجاوے۔ اور بخشش واسطے سب مومنوں اور سب ایمان والیوں کے جو پہلے سے امن گاہ میں داخل شدہ ہیں

لَا تَزِدِ الظَّالِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۝ پ ۲۹

اور مت زیادتی میں کریو ظالموں کو مگر سراسر ہلاک کرنا۔

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ

اے رب میرے بخشدے مجھ کو اور بھائی میرے کو اور داخل فرما ہم کو بیچ اپنی رحمت کے

وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ۝ پ ۹ ۸ رَبَّنَا اٰمَنَّا

اسلئے کہ تو ہی ہے بڑھکر رحمت کرنیوالا سب رحم کرنیوالوں سے۔ اے پروردگار ہمارے ایمان لائے ہم

بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ

ساتھ اُس چیز کے کہ اتاری تو نے اور پیروی کی ہم نے رسول تیرے کی

فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ ۝ پ ۱۳ ۲ رَبَّنَا اٰتِنَا

پس شمار کر ہم کو ساتھ شاہدوں کے اے رب ہمارے دے ہمکو اپنی جناب

مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا

پاک سے بے حد رحمت اور آسان کر واسطے ہمارے کام ہمارے سے

رَشَدًا ۝ پ ۱۵ ۱۳ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ

ہر طرح کی بھلائی۔ اے رب میرے داخل کر مجھکو داخل کرنا

صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ

سچا اور نکال مجھکو نکالنا سچا

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ

راستہ سیدھا اپنے تک پہنچنے کا یعنے راستہ اُن پاک نبیوں رسولوں کا کہ نعمت کی

عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

اُن پر تونے سوائے اُن لوگوں کے جنپر غضب کیا تونے اور نہ راہ گمراہوں کی۔

(ب) رکوع

(تکبیر) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(یہ رُکن چہارم کے حصّہ ثانی میں بحالت رکوع خم کمر ہوکر ہاتھوں کو گھٹنوں پر ٹیکتے ہوئے زمرۂ صابرین میں شامل ہونے کی غرض سے خفیۃً آواز پوشیدہ تسبیح و حمد کہتا ہوں رب اپنے کی) ساتھ برکت نام اللہ کے جو بخشش کرنے والا بڑا ہی مہربان ہے۔

سُبْحَانَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا

پاک ہے رب ہمارا تحقیق ہے (ہر ایک) وعدہ رب ہمارے کا البتہ ضرور پورا ہونیوالا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(تسبیح کے بعد حمد کرتا ہوں) ساتھ برکت نام اللہ کے جو بخشنے والا مہربان ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ

سب تعریف واسطے اللہ ہی کے مختص ہے جس نے نہیں پکڑی اولاد اور نہیں ہے واسطے

لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝

اُس کے شریک بیچ اُس کی بادشاہی کے اور نہیں ہرگز اُسکا کوئی حمایتی عاجز اپنی بھاری ذلت کے

(ہ) قیام ثانی

(تکبیر) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ (دیکھو ترجمہ قیام اول کا)

عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ

عذاب آگ سے — اے رب ہمارے تحقیق تو جس کو داخل کردے

النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ

آگ میں پس رسوا کیا تو نے اُسکو اور نہیں واسطے ظالموں کے

مِنْ اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا

کوئی بھی مددگار — اے پروردگار ہمارے تحقیق سنا ہم نے

مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا

پکارنے والا پکارتا ہے واسطے ایمان کے یہ کہ ایمان لاؤ (بذریعہ نماز)

بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۚ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا

ساتھ رب اپنے کے پس ایمان لائے ہم (صدقِ دل سے) اے رب ہمارے بخشدے ہم کو گناہ ہمارے

وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝

اور پردے کر ہم سے بُرائیاں ہماری اور مار کر بلا تجھو ہم کو ساتھ نیک اصحاب کے

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ

اے رب ہمارے اور دے ہمکو جو کچھ وعدہ فرمایا ہم سے بذریعہ اپنے رسولوں کے

وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا

اور نہ رسوا کر تو ہم کو دن قیامت کے تحقیق تو نہیں

تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ ۴/۱۱ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خلاف کرتا اپنے کسی وعدہ کا۔ (شروع کرتا ہوں) ساتھ برکت نام اللہ تعالیٰ کے جو بخشنے والا بڑا مہربان ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ

سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جو پالنے والا سارے جہان کا ہے بخشش کرنے والا

الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ

بڑا ہی مہربان مالک ہے دن جزا و سزا کا تیری ہی عبادت

نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اِهْدِنَا

کرتے ہیں ہم (نہ کسی غیر کی) اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں (نہ کسی غیر سے) دکھائی رکھ ہم کو

سُبْحَانَ رَبِّنَا اِلٰی لَمَفْعُوْلًا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اِلٰی مِنَ الذُّلِّ (دیکھو ترجمہ مذکور شدہ رکوع کے ضمن میں)

(۷) قعدہ ثانی

(تکبیر) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا اِلَی الْمِیْعَادِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اِلَی الضَّالِّیْنَ۔ (دیکھو ترجمہ بضمن قیام اول)

(ب) سجدۂ ثالث

(تکبیر) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵
سُبْحٰنَ رَبِّنَا اِلٰی لَمَفْعُوْلًا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اِلٰی مِنَ الذُّلِّ۔ (دیکھو ترجمہ بضمن رکوع)۔

قصرِ اُخریٰ

(۸) قیامِ اول

(تکبیر) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵

(یہ رکن ہفتم کے حصۂ ثانی (سجدۂ ثالث) سے قصرِ اُخریٰ کے قیامِ اوّل میں کھڑے ہو کر دائیں کو بائیں بازو پر کہنیوں تک سینہ پر ملاتے ہوئے جماعت قانتین و متصدقین میں داخل ہونے کی نیت سے بالجہر تسبیح و تحمید بجالاتا ہوں) ساتھ برکت نام اللہ کے جو بخشش کرنے والا بڑا ہی مہربان ہے ــــ

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا اِلٰی اَلْمِیْعَاد اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اِلٰی الضَّالِّیْنَ ۔ (ترجمہ قیام اول میں مذکور ہے)۔

(ب) سجدۂ اوّل

(تکبیر) بمع ترجمہ اور تسبیح و تحمید بمع ترجمہ رکوع کے ضمن میں مذکور ہے اسی طرح سجدہ اول میں بھی پڑھی جاویں۔

(۶) قعدہ اوّل

(تکبیر) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵

(یہ رکن پنجم کے حصۂ ثانی یعنے سجدۂ اول سے قعدۂ اول پر بیٹھکر دائیں کو بائیں بازو پر کہنیوں تک سینہ پر ملاتے ہوئے زمرۂ صادقین میں داخل ہونے کی نیت سے بالجہر تسبیح و تحمید باریتعالی بجالاتا ہوں) ساتھ برکت نام اللہ کے جو بخشش کرنے والا بڑا ہی مہربان ہے

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا اِلٰی اَلْمِیْعَاد۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اِلٰی اَلضَّالِّیْنَ

(دیکھو ترجمہ رکن چہارم یعنے قیام اول کے ضمن میں مذکور شدہ) +

(ب) سجدہ ثانی

(تکبیر) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵

لِلّٰہِ الَّذِیْ اِلٰی مِنَ الذُّلِّ۔ (دیکھو ترجمہ قصرِ اولیٰ والے رکوع کے ضمن میں)

(۱۰) قعدہ اوّل

(تکبیر) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

(میں رکن نہم کے حصّہ ثانی (سجدہ اول) سے قصرِ اُخریٰ کے قعدہ اول میں بیٹھ کر دائیں کو بائیں بازو پر کہنیوں تک ملاتے ہوئے جماعت قانتین و متصدقین میں داخل ہونے کی نیّت سے بالجہر تسبیح و تحمید بجالاتا ہوں رب اپنے کی) شا

برکت نام اللہ کے جو بخشش کرنے والا بڑا ہی مہربان ہے +

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ اِلٰی الْمِیْعَادِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اِلٰی وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝ (دیکھو ترجمہ قصرِ اولیٰ کے قیامِ اول کے ضمن میں)۔

(۱۱) سجدۂ ثانی

(تکبیر) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

(میں رکن دہم کے حصّہ ثانی میں بحالتِ سجدۂ ثانی ٹھوڑیوں کے بل پیشانی زمین سے ملاتے ہوئے اور بازوؤں کو کہنیوں تک ٹیکتے ہوئے زمرۂ خاشعین میں شامل ہونے کی غرض سے بہ آوازِ پست یعنی پوشیدہ تسبیح و تحمید کرتا ہوں رب اپنے کی) ساتھ برکت نام اللہ کے جو بخشش کرنے والا بڑا ہی مہربان ہے ۝

سُبْحَانَ رَبِّنَا اِلٰی لَمَفْعُوْلًا ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اِلٰی مِنَ الذُّلِّ (دیکھو ترجمہ قصرِ اولیٰ کے رکوع کے ضمن میں)

(۱۲) قعدۂ ثانی

(تکبیر) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

(میں رکن دہم کے حصّہ ثانی (سجدۂ ثانی) سے قصرِ اُخریٰ کے قعدۂ ثانی میں

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا اِلٰی اَلْمِیْعَادَ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الٰی اَلضَّآلِّیْنَ

(دیکھو ترجمہ بضمن قصر اولیٰ کے قیام اوّل)

(ب) رکوع

(تکبیر) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

(میں رکن ہشتم کے حصہ ثانی میں بحالت رکوع ہاتھوں کو گھٹنوں پر ٹیکتے ہوئے زمرۂ خاشعین میں شامل ہونے کی غرض سے خفیۃً بآواز پوشیدہ تسبیح و تحمید کرتا ہوں رب اپنے کی) (شابرکت نام اللہ کے جو بخشش کرنیوالا بڑا ہی مہربان ہے۔)

سُبْحَانَ رَبِّیَ الٰی مَفْعُوْلًا ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اِلٰی مِنَ الذُّلِّ (دیکھو ترجمہ قصر اولیٰ والے رکوع کے ضمن میں)

(۹) قیام ثانی

(تکبیر) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ (دیکھو ترجمہ رکن ہشتم)
رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا اِلٰی یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝ بِسْمِ
اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اِلَی اَلضَّآلِّیْنَ

(دیکھو ترجمہ بضمن قصر اولیٰ کے قیام اوّل میں)۔

(ب) سجدۂ اوّل

(تکبیر) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ (دیکھو ترجمہ قصر اخری والے رکوع کے ضمن میں)
سُبْحَانَ رَبِّیَ الٰی مَفْعُوْلًا ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلْحَمْدُ

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اِلٰى وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ (دیکھو ترجمہ
نصر اولیٰ کے قیام اول کے ضمن میں)

استغفار رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ
اے رب ہمارے ہٹا ہم سے عذاب دوزخ کا

اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا اِنَّهَا سَآءَتْ
تحقیق عذاب اُس کا ہے چمٹنے والا۔ تحقیق وہ بہت بُری جگہ ہے

مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ
قرار کی اور رہنے کی۔ اے رب ہمارے، عطا کر ہم کو ہماری

اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ
جوڑوں سے اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک

وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝ ۱۹/۴ رَبِّ اجْعَلْنِيْ
اور کردے ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا اے رب میرے کر مجھ کو

مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَ
قائم کرنے والا نماز کا اور میری اولاد سے اے رب میرے اور

تَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ
قبول فرما میری دعا اے رب ہمارے بخش مجھ کو اور میرے ماں باپ کو

وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۱۳/۱۸ رَبَّنَا
اور سب ایمان والوں کو جس دن قائم ہووے حساب اے رب ہمارے

وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ
تو نے ہر چیز کو اپنی کمال رحمت اور عظیم الشان علم میں پس بخش

لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ
واسطے ان لوگوں کے کہ توبہ کر چکے اور پیروی کی تیرے راہ کی اور بچا ان کو

عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ
دوزخ کے عذاب سے اے پروردگار ہمارے اور داخل کر ان کو

(دیکھو باقی عبارت رکن دہم والے قعدۂ اول کی) رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا الی لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الی وَلَا الضَّالِّيْنَ ۝

(دیکھو ترجمہ قصرِ اولیٰ والے قیامِ اول کے ضمن میں)۔

(ب) سجدۂ ثالث

(تکبیر) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(یہ رکن یازدہم کے حصۂ ثانی بحالت سجدہ ثالث کی باقی وہی عبارت ہے جو سجدہ ثانی کی ہے۔ دیکھو) سُبْحَانَ رَبِّنَا الی الْمَفْعُوْلُ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ الی مِنَ الذُّلِّ (دیکھو ترجمہ قصرِ اولیٰ کے رکوع کے ضمن میں)

(۱۲) عَلٰى جُنُوْبِهِمْ یعنی قعدہ ثالث

(بباعث زیادہ مقبولیت کے جسے صلوٰۃ الوسطیٰ کہلانے کا حق حاصل ہے)

(تکبیر) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(یہ رکن یازدہم کے حصۂ ثانی (سجدۂ ثالث) سے عَلٰى جُنُوْبِهِمْ والے قعدۂ ثالثہ میں بیٹھکر دائیں کو بائیں بازو پر کہنیوں تک ملاتے ہوئے زمرۂ قانتین والصّٰلحین میں داخل ہونیکی نیّت سے بالجہر تسبیح و تحمید اور استغفار کہتا ہوں) ساتھ برکت نام اللہ کے جو بے حد بخشش کرنے والا بہت ہی مہربان ہے۔

(تسبیح) رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا الی لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ

(تحمید) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

استغفار } رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝
رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝ رَبِّ اجْعَلْنِيْ
مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝
رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝
رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝
رَبَّنَا وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (دیکھو ترجمہ علی جنوبہم والے قعدۂ ثالث کے ضمن میں)

(۱۳) قعدۃ الطواف

(تکبیر) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(یہ رکن دوازدہم کے حصۂ ثانی یعنے سجدۂ رابع سے قعدۃ الطواف میں بیٹھکر بایاں ہاتھ دائیں بغل میں اور دایاں ہاتھ بائیں شانہ پر۔ اندازۂ بغل رکھکر جماعت حافظین میں داخل ہونیکی نیت کرتے ہوئے کم جہر آواز کے ذریعہ اپنے رب سے محافظت چاہتا ہوں۔ ساتھ برکت نام اللہ کے جو بخشش کرنیوالا بڑا ہی مہربان ہے

رکن ہذا میں داخل ہوتے ہی اگر جماعتی ساتھ ہوں تو امام بلا دائیں یا بائیں جانب منہ پھیرنے کے صرف زبان سے تحفۂ سلام کہے جو یہ ہے:——

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ
(دنیوی اور اخروی) سلامتی ہو تم پر فرض کر رکھا ہے رب تمہارے نے اپنی ذات بابرکات پر رحمت کرنی

اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ
یہ کہ جو شخص تم میں سے کرے برا عمل نادانی سے پھر فوراً توبہ کرے

مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
پیچھے اس کے اور سنوار لیوے اپنے آپکو عمل نیک سے پس وہ تحقیق گناہ بخشنے والا اور نیکی کرنیوالوں کے حق میں بڑا ہی مہربان ہے

امام کے مذکورہ سلام کے بعد جماعتی امام کی طرف منہ پھیر کر جو لوگ اس کے

جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِیْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ
ہمیشگی کے بہشتی باغوں میں جو وعدہ دیا ہے تونے اُنکو اور جو نیکو کار لائق بہشت کے ہیں
مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ
اُن کے باپوں سے اور اُن کے جوڑوں سے اور اُن کی اولادوں سے
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ وَقِهِمُ السَّیِّاٰتِ
تحقیق تو ہے بڑا غالب حکمت والا۔ اور بچا اُن سب کو ہر طرح کی بُرائیوں سے
وَمَنْ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ
اور جسکو تو بچاوے ہر طرح کی بُرائیوں سے اُس دن پس تحقیق بڑا ہی مہربان ہو چکا تو اُس پر
وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ ۲۴/۶
اور یہی وہ مراد ہے پانا بھاری کامیابی اور کامرانی کا۔

(ب) سجدۂ رابع (چوتھا سجدہ)

(تکبیر) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
دین رکنِ دوازدہم کے حصۂ ثانی یعنے سجدۂ رابع میں تھوڑیوں کے
بل پیشانی زمین سے ملاتے اور بازوؤں کو کہنیوں تک ٹیکتے ہوئے زمرۂ
خاشعین میں شامل رہنے کی غرض سے بآواز پوشیدہ تسبیح و تحمید اور
استغفار کرتا ہوں ساتھ برکت نام اللہ کے جو بخشنے والا بڑا ہی مہربان ہے۔
تسبیح سُبْحَانَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا
تحمید بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ
لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ
لَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ (دیکھو ترجمہ قصر اولیٰ والے رکوع کے ضمن میں)

وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ

اور باقی جملہ کتب سماویہ پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو کل نبیوں پر انکے مربی کیطرف سے نازل ہوئیں۔ ہر گز نہیں جدائی ڈالتے ہم انمیں

مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ ۳

سے کسی کے درمیان اور ہم خاص اُسی ہی کے مطیع ہیں۔

رَبَّنَا اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا

اے رب ہمارے تحقیق ہم صدق دل سے ایمان لائے ہیں پس بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے اور بچا ہمکو

عَذَابَ النَّارِ ۝ ۳/۱۳ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا

عذاب آگ دوزخ سے۔ اے رب ہمارے ایمان لائے ہم پس بخش ہم کو

وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ ۴

اور رحمت کر ہم کو اور تُو ہی ہے بہتر رحم کرنے والوں سے

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ

اے پروردگار ہمارے دے ہمکو بیچ دنیا کے بھلائی اور بیچ آخرت کے بھی

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ ۲/۱

ہر طرح کی بھلائی اور بچالیو ہم کو عذاب آگ دوزخ سے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا

اے رب ہمارے نہ ٹیڑھا ہونے دیجیو ہمارے دلونکو پیچھے اسکے کہ راہ دکھائی تو نے ہمکو

وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ

اور عطا فرما تارہ ہم کو اپنی جناب پاک سے رحمت تحقیق تو ہی ہے

الْوَهَّابُ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ

عطا کرنے والا۔ اے رب ہمارے تحقیق تو اکٹھا کرنے والا ہے لوگوں کو

لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ

واسطے دن قیامت کے جسکے وقوع ہونے میں ذرا بھر شک نہیں تحقیق اللہ ہرگز نہیں خلاف کرتا

الْمِيْعَادَ ۝ ۳/۹ رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّ

وعدہ کا۔ اے رب میرے بخش مجھکو حکم اور

دائیں طرف ہوں وہ بائیں جانب اور جو امام کے بائیں جانب ہوں وہ دا
طرف) اس طرح جواب میں کہیں اور امام خاموش ہو کر سنے :۔

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ
پاک ہے رب تیرا جو مالک ہے بھاری عزت کا ان تمام شرکیہ باتوں سے جو لوگ ناحق افترا کر

وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
اور سلامتی ہے اوپر تمام رسولوں کے۔ اور سب تعریف واسطے اللہ کے

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ۳۳/۹
جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔

وہ
اور یہی۔ اگر نمازی اکیلا نماز پڑھ رہا ہو۔ تو مذکورہ بالا سلام بھیجنے او
اس کے جواب سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ الآیہ پڑھنے کی کو
ضرورت نہیں۔ العرض جب مقتدی سلام کا جواب وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ تک ختم کر چکیں۔ تو امام اپنی خاموشی کے بعد آگے پڑ
جاری رکھے :۔

سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَ
پاک ہے وہ ذات جس نے مسخر کیا واسطے ہمارے اس طواف کی کشتی نجات کو اور نہ تھے ہم و

مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝
طاقت پانے والے اور تحقیق ہم طرف رب اپنے کے ہی پھر جانے والے ہیں۔

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ
ایمان رکھتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے اور ساتھ اس چیز کے جو اتاری گئی اوپر ہمارے (قرآنجید) اور ایمان رکھتے

اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْ
اس ہر ایک کتاب کے جو اتاری گئی اوپر ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق اور یعقوب

وَالْاَسْبَاطِ وَمَا اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى
اور اولاد یعقوب کے اور ایمان رکھتے ہیں ہم ساتھ اس ہر ایک کتاب کے جو دیگئی موسےٰ اور عیسےٰ

دیں رکن سیزدہم سے اقامۃ الفصل کے حصۂ ثانی یعنے رکعۃ الخطاب میں
بیٹھے ہوئے خم کمر ہو کر ہاتھوں کو زمین پر رکھتے ہوئے جماعت مسلمین میں داخل
رہنے والے اقرار صالح کو کما حقہٗ ہر منزل کے ذریعہ ثابت کر دینے اور قربت
باری تعالیٰ حاصل ہونے پر بہ آواز پوشیدہ شکریہ ادا کرتا ہوں، ساتھ
برکت نام اللہ کے جو بخشش کرنے والا اور بڑا ہی مہربان ہے۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ

اے رب میرے توفیق دے مجھکو یہ کہ شکر کروں میں تیری نعمت کا جو نعمت کی ہے تونے

عَلَیَّ وَ عَلٰی وَالِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا

اوپر میرے اور اوپر ماں باپ میرے کے اور یہ کہ عمل کروں نیک جو

تَرْضٰهُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ

پسند کرے تو اسکو اور اصلاح کر واسطے میرے بیچ اولاد میری کے تحقیق میں نے توبہ کی طرف تیرے

وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ ۳۶/۲

اور تحقیق میں مسلمانوں سے ہوں۔

(۱۴) جثیۃ المنیبین الیہ ذو الجلال والاکرام

(تکبیر) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ

وہ اللہ ایک ہی ہے۔ ۝ اللہ ہر طرح غیر محتاج ہے۔ نہیں جنا اس نے کسی کو اور نہ وہ کسی جنا گیا۔

وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ ۱۱۲/۳

اور نہیں ہے ہرگز واسطے اس کے کوئی بھی کسی طرح برابری کرنے والا۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اِلٰی وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ ۵۹/۲۳

(دیکھو ترجمہ آیت ہذا جثیت الاوابین والے رکن اول کے ضمن میں)

اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۝ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ

ملادے مجھکو نیکوکاروں سے۔ اور کر واسطے میرے زبان راستی کی

فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّتِ النَّعِیْمِ

پچھلوں کے۔ اور کر مجھکو وارثوں بہشتوں نعمت کی سے

وَاغْفِرْ لِاَبِیْ وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ۝

اور بخش واسطے باپ میرے کے اور نہ رسوا کر تو مجھکو اُس دن کہ اُٹھائے جاویں گے

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ

کہ جس دن نہ نفع دے گا مال اور نہ بیٹے مگر جو کوئی لاوے اپنے آپ کو اللہ

بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ۝ ۱۹ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ

کے پاس ساتھ دل سلامت کے۔ اے رب ہمارے بخش ہمکو اور

لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ

بھائیوں ہمارے کو وہ جو آگے لائے ایمان ہم سے

وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اور مت رہنے دے ہمارے دلوں میں برائی واسطے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے

رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ ۲۸ اَلْحَمْدُ

اے رب ہمارے تحقیق تو ہی شفقت کرنے والا بڑا ہی مہربان ہے سب تعریف واسطے

لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ

اللہ ہی کیلئے مختص ہے۔ جس نے یہ ایت کی ہمکو طرف اِس قرانی نماز کے اور نہ تھے ہم کہ راہ پاتے دیں۔

لَوْلَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ ۝

اگر نہ راہ دکھاتا ہم کو اللہ تعالیٰ ذوالجلال والاکرام۔

(ب) رکعۃ الخطاب

(تکبیر) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

حالت میں آیا کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر کی جانی واجب ہے۔ سو حالات کو مدنظر رکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اگر صدقہ دینے والا امام الوقت کے روبرو بیٹھے ہوئے پیش کرے تو اُس کے لئے لازم ہے کہ بیٹھے ہوئے صلواۃ فرمائی جاوے اور اگر گراں چیز از قسم منقولہ یا غیر منقولہ اشیاء بطور صدقہ کھڑے ہوئے سیردگی سے سُبکدوش ہونا چاہے تو اوسی حالت میں کھڑے ہو کر دعا کیجاوے نہ کہ کھڑے سے بیٹھکر یا بیٹھے سے کھڑے ہوکر۔ ایسی دعا کا وقفہ ہرگز جائز نہیں۔ کہ ٹھکانا تلاش کیا جاوے۔ بلکہ فوراً بلا تامل سنہ سے دعا جاری ہونی چاہیئے۔ اور بعض صلواۃ ایسی ہوتی ہے۔ جسکے متعلق تخصیصاً کھڑا ہونا فرض ہے۔ اور اس کا انعقاد دو حالتوں میں ہوا کرتا ہے۔ اول یہ کہ کوئی اولاد کا پیاسا کسی نئی مخلوق کی پاکیزہ زندگی گذارنے کیلئے عدم سے وجود پذیر ہونے کا متمنی ہو۔ جیسے جناب رسالت مآب زکریا سلامٌ علیہ کی مثال سے مترشح ہے۔ قال اللہ تعالیٰ:۔

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَىٰ مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ ۝ ۳/۱۲

یعنے اوسی اُمید گاہ ہی میں کھڑے ہو کر زکریا سلامٌ علیہ نے اپنے رب سے دعا مانگی۔ کہا اے میرے مربی حقیقی عطا فرما مجھکو اپنی جناب پاک سے صالح اور پاک اولاد۔ بیشک تو ہی میری اس عاجزانہ دعا کو سننے والا ہے۔ سو شرف قبولیت فرما۔ پس پکارا اُس کو خداوند کریم کے فرستادہ فرشتوں نے عین در آنحالیکہ وہ کھڑا دعا مانگ رہا تھا بیچ المحراب المحرم کے تحقیق اللہ تعالیٰ خوشخبری دیتا ہے تجھکو بسبب پیدا ہونے یحییٰ سلامٌ علیہ کے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ۲۴/۵

سب تعریف مختص ہے واسطے اللہ کے جو پروردگار عالموں کا ہے +

صلوٰۃ برمیّت

واضح ہو کہ صلوٰۃ ایک عام لفظ ہے۔ جو دیگر مواقعات کے علاوہ روزانہ نمازوں اور بے وقت دعاؤں پر بھی بولا جاتا ہے۔ جو صلوٰۃ بپابندی اوقات مذکور ہو۔ جس میں تعیّن قیام و قعود و رکوع اور سجود لازم ملزوم متصوّر ہو۔ اس سے بلا تردّد چہارگانہ نماز ہی مُراد ہو سکتی ہے۔ اور اُس کا ادا کرنا اُسی ترتیب و ترکیب کے ساتھ اللہ ضروری ہے۔ جس کی تعلیم قرآن مجید میں بالتفصیل موجود ہے۔ اور جو بے وقت دعا کرنی پڑے اُس میں کھڑے بیٹھے لیٹے کی کوئی خصوصیت نہیں بلکہ جس طرح سے بن پڑے جائز ہے۔ لیکن منجملہ ازیں بعض ایسی قسم کی صلوٰۃ ہوتی ہے۔ جس میں بصورت امن کھڑے ہو کر یا بیٹھے بجالائی جانی ضروری ہے۔ درآنحالیکہ ہر دو میں سے کسی ہیئت کی تخصیص موجود نہ ہو۔ البتہ ان کا خاص ہونا مطابعۂ حالات پر منحصر۔ کقولہ تعالیٰ:-

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ ۱۱/۱۰

یعنے اے صاحب القرآن لے اِن کے مالوں سے صدقہ تاکہ پاک کرے تو اُن کو ظاہراً اور پاک کرے اُن کو باطناً بسبب اُن مالوں کے اور دعا کر ان پر تحقیق تیری دعا اُن کیلئے تسلی بخش ہوتی ہے۔ اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

آیہ کریمہ سے صرف دعا کرنے کا امر مرقوم ہے۔ لیکن یہ نہیں پایا جاتا کہ کس

ساتھ اللہ اور اُس کے رسول کے۔ اور مرگئے درآنحالیکہ وہ کافر تھے۔

آیہ ہذا کے اِقتباس سے روز روشن کی طرح واضح ہو چکا کہ کافر اور فاسق کی قبر پر کھڑے ہونے اور دعائے مغفرت کہنے کی عند اللہ سخت ممانعت فرمائی گئی ہے۔ جس سے بالعکس مومن و مسلم کی قبر پر کھڑے ہو کر مغفرت کہنی اشد ضروری اور موجب اجر عظیم مراد ہو سکتی ہے۔ پس سُنَّۃَ اللّٰہِ الَّتِیْ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلاً کے مطابق جس طرح اِبتدا میں اُسوہ حسنہ کا لحاظ رکھتے ہوئے کھڑے ہو کر صلواۃ کرنی مناسب ہے۔ اُسی طرح میت کو دفن درگور کر چکنے کے بعد سب مومنوں کا فرض ہے کہ تیار شدہ قبر کے سامنے بمعیت امام الوقت کھڑے ہو کر دعائے مغفرت کہیں اور بس۔ تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ سے مُراد دائیں بائیں یا پیچھے رکھکر نہیں بلکہ آگے۔ اور سامنے کرکے گویا مُنہ قبر کی طرف ہو۔ جیسے صدقہ کے متعلق صَلِّ عَلَیْھِمْ سے صاف عیاں ہے۔ کہ صدقہ دینے والے مومنین کے آگے سامنے صلواۃ کہی جانی ضروری ہوا کرتی ہے۔ نہ پسِ پُشت یا کنارہ کش ہو کر۔

سوال اگر میت قبل دفن ہونیکے نہیں بلکہ دفن کر چکنے کے بعد قبر کے سامنے کھڑے ہو کر صلواۃ کہنی فرض ہے تو مومن میت کے حق میں تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ و تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ ایک ہی وقت میں دونوں جملے کیونکر عائد ہو سکتے ہیں۔ اور واؤ کا دونوں جملوں میں حائل ہونا کیا مطلب رکھتا ہے؟

جواب پہلے جملہ میں بلا ریب صلواۃ کرنے کا امر ہے۔ جس کا بجالانا بلا تخصیص مکان اور حرکات و سکنات ہر طرح جائز تھا خواہ کسی غیر متعلقہ جگہ یا مقام پر بیٹھکر یا کھڑے ہو کر صلواۃ ادا کی جاتی یا کسی میدان اور جنگل میں پا پیادہ یا سوار ہو کر۔ لیکن دوسرے جملہ سے یہ فائدہ ہوا کہ بیٹھنے لیٹنے یا چلنے پھرنے اور یا برکاب ہونے کی ضرورت ہی رہی اور نہ کوئی مقام اور ٹھکانا پکڑنا پڑا۔ بلکہ قبر پر کھڑے ہو کر صلواۃ کا کہنا ہی خاص فرما کر ایک

جو تصدیق و تائید کرنے والا ہوگا ساتھ منجانب اللہ ایک کلمہ یعنے عیسےٰ سلامٌ علیہ کے عمر بھر اور سردار ہوگا اپنی قوم کا اور پابند ہوگا شریعت عزہ کا اور صالحین میں سے نبی بھی ہوگا۔

جو لوگ آیتہ ہذا میں وَھُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ فِی الْمِحْرَابِ سے نماز پڑھنا مُراد لیتے ہیں۔ وہ سخت غلطی میں ہیں۔ کیونکہ وَھُمْ فِیْ صَلٰوتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ کے خلاف ہرگز کسی بشر کا حق نہیں ہوسکتا کہ بحالت نماز خشوع اور خضوع کو بالائے طاق رکھکر دوسری بحث و تمحیص میں لگ جاوے۔ اور سلسلہ نماز میں حفاظت عن الفروج کا خیال چھوڑ دے۔ ھُنَالِکَ سے صاف ظاہر ہے کہ جنابہ مریم مکرمہ سے سلسلۂ کلام ختم ہوتے ہی اُسی جگہ دعا مانگنی شروع کی گئی۔ اور اُس کی دعا ختم ہوتے ہی متصل فرشتوں نے پکارنا شروع کیا بھلا ایسی صورت میں زکریا سلامٌ علیہ کو کونسا موقعہ ارکان صلواۃ کے قائم کرنے اور ابتدائی اذکار مقررہ عبور کرنے کا ملا ہوگا۔ پس فَنَادَتْہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ والی ف تعقیبی سے یہ امر بلا تردید ثابت ہوا کہ دعا کے ختم ہوتے ہی متصل اور فوراً بلا توقف باریتعالیٰ سے جواب ملا۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ عدم سے وجود میں لانے کیلئے پروردگار سے اُمید گاہ میں کھڑے ہوکر صلواۃ کرنی لازمی ہے۔ چونکہ انسان کی ابتدا انتہا کے مترادف ہوتی ہے۔ اسلئے دوسری حالت یعنے دنیا سے مرخص ہوکر عدم میں داخل ہونے پر بھی مؤمن کے حق میں صلواۃ یعنے دعائے مغفرت اوسی جگہ پر کھڑے ہوکر کی جاوے۔ جہاں سے بروز قیامت زندہ ہوکر اجر و ثواب حاصل کرنے کی خاطر نکلنے کی امید ہو۔ لقولہ تعالیٰ

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْھُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖٓ اِنَّھُمْ کَفَرُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَاتُوْا وَھُمْ فٰسِقُوْنَ

اور اے صاحب القرآن ہرگز دعا نہ کرنا کسی کے حق میں اُن لوگوں میں سے کہ جب کبھی مرجاوے۔ اور نہ کھڑا ہونا اُس کی قبر پر تحقیق وہ کافر ہوئے

کی صلواتوں اور دعاؤں میں جو وقتاً فوقتاً وقوع پذیر ہوں۔ ہاتھ نیچے یعنے پستی کی طرف جھکا دیئے جائیں۔ جیسا وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ (یعنے اپنے بازوؤں کو جھکا کر مومنوں کیلئے دعائے مغفرت کیا کر) اور وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا (یعنے نیچا کرو اسطے اپنے دونوں ماں باپ کے بازو ذلت کے مہربانی سے اور دعا مانگ اے رب میرے رحم کر ان دونوں کو جس طرح پالا تھا انہوں نے مجھکو جب چھوٹا تھا میں) سے ظاہر ہے۔

تیار شدہ قبر کے سامنے کھڑے ہو کر میت پر مندرجہ ذیل ادعیات قرآنی بالجہر پڑھی جاویں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(میں دفن شدہ اس مؤمن میت پر دعائے مغفرت پڑھتا ہوں) ساتھ برکت نام اللہ الرحمٰن الرحیم کے

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ

اے رب ہمارے نہیں پیدا کیا تو نے یہ سب کچھ بے فائدہ۔ پاکی ہے تجھکو سب عیبوں و نقصانوں سے

فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ

پس بچالے ہم کو عذاب آگ سے اے رب ہمارے تحقیق تو جس کو

تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا

داخل کردے آگ میں پس تحقیق رسوا کیا تو نے اُس کو اور نہیں

لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ رَبَّنَا

واسطے ظالموں کے کوئی بھی مددگار اے پروردگار ہمارے

ہی مسلک پر پابند کر دیا گیا۔ تاکہ ابتدا اور انتہا کی حکمت عملی میں فرق نہ آسکے۔ گویا نہ صلوٰۃ بلا کھڑے ہوئے کچھ فائدہ دے سکتی ہے۔ اور نہ کھڑا ہونا ہی بلا صلوٰۃ کہنے فرحت بخش قرار پا سکتا ہے۔ بلکہ ہر دو جملوں کا باہم لازم ملزوم ماننا ایسا ہی ضروری اور لابدی ہوا جیسا وَ لَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ کی رُو سے ارکان الصلوٰۃ اور قرآن العظیم کا گویا نہ ارکان الصلوٰۃ بلا اذکار قرآنی معنے خیز اور نہ اذکار قرآنی ہی بلا ارکان الصلوٰۃ جیسے برتنوں کے موجب فلاحیت ابدی بن سکتے ہیں۔ پس بلا ریب آیہ ہذا سے ثابت ہو چکا کہ جس طرح استعمال واؤ قرآن العظیم کو سبعًا من المثانی یعنے چودھاں ارکان الصلوٰۃ کے لئے مخصوص کرتا ہے اوسی طرح وَ تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ والی واؤ بھی تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ کے واسطے بمراد اظہارِ خصوصیت حائل ہو نا دلالت کرتی ہے۔ اس قسم کے بہت سے دلائل قرآنِ مجید میں موجود ہیں۔ مگر بخوفِ طوالت فی الحال اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ سو یاد رکھنا چاہئے کہ قبل از دفن ہونے میت کے صلوٰۃ پڑھنی بلا شک و شبہ آثارِ فطرت کے سراسر منافی ہے۔ کیونکہ یہ بدیہی بات ہے جب تک سورج دلوک سے مغرب میں داخل ہو کر سیاہ تلگے کو نہ ظاہر کرلے نمازِ مغرب نہیں پڑھی جا سکتی۔ اور جب تک تہجد کے اندھیرے پردہ سے سورج فجر میں داخل ہو کر سفید تاکہ نہ دکھائے۔ ہرگز صلوٰۃ الفجر کا ادا کرنا موجب رضامندی ربانی نہیں بن سکتا۔ اسی طرح جب تک خلق اللہ یعنے امانت اللہ سپردِ خاک ہو کر بصورت قبر نمودار نہ ہو۔ تب تک اس پر صلوٰۃ پڑھنی بھی لاحاصل اور منشائے ربانی کے خلاف ثابت ہو کر ناقابل قبول ہوتی ہے۔

سوال کیا مدفون میت پر صلوٰۃ پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو باندھے رکھنا ضروری ہے؟

جواب ہرگز ضروری نہیں۔ بلکہ بجز چہار گانہ نمازوں کے باقی ہر قسم

رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ

آے رب ہمارے تحقیق صدقدل سے ایمان لائے ہم پس بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے اور

قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ ۳/۱۰ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ

بچاریو ہم کو دوزخ کی آگ کے عذاب سے ۔ اے پروردگار میرے بخشدے مجھکو

وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ

اور میرے ماں باپ کو اور تمام قرآنی مومنوں کو جس دن قائم ہووے

الْحِسَابُ ۝ ۱۳/۱۸ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ لِاَخِیْ

حساب لے میرے پروردگار ضرور بخشدے مجھکو اور میرے بھائی کو

وَ اَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ ۖ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ

اور داخل فرما ہم سب مومنوں کو بیچ اپنی رحمت کے اسلئے کہ تو ہی ہے بڑھکر رحم کرنیوالا سب رحم کرنیوالوں سے

اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَ اَنْتَ

تو ہی ہے دوست ہمارا پس بخش ہمکو اور رحم کر ہمکو اور تو

خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ ۝ ۹/۴ رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا

بہتر بخشنے والا ہے ۔ اے پروردگار ہمارے ایمان لائے ہم پس بخش ہم سبکو

وَارْحَمْنَا وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ ۱۸/۱۶

اور رحم فرما ہمکو کیونکہ تو ہی ہے بہتر رحم کرنے والوں سے ۔

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ

تحقیق اے پروردگار ہمارے ہٹا ہم سے عذاب دوزخ کا

عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا

عذاب اُس کا ہے چمٹنے والا تحقیق وہ بہت بری جگہ ہے قرار کی

وَّ مُقَامًا ۝ ۱۹/۴ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ

اور رہنے کی اے پروردگار ہمارے گھیر رکھا ہے تونے ہر ایک چیز کو

رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا

اپنی کمال رحمت اور عظیم الشان علم میں پس بخش واسطے اُن لوگوں کے کہ توبہ کر چکے

سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا
تحقیق ہم نے سنا پکارنیوالا پکارتا ہے واسطے ایمان لانے کے یہ کہ ایمان لاؤ
بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا
ساتھ پروردگار اپنے کے سو ایمان لائے ہم اے پروردگار ہمارے پس بخشدے ہم کو گناہ ہمارے
وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ
اور ہٹادے ہم سے ہماری برائیاں اور مار کر ملا دیجیو ہمکو ساتھ نیک کار اصحاب کے
رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ
اے رب ہمارے اور دے ہمکو جو کچھ وعدہ فرمایا ہم سے بذریعہ اپنے رسولوں کے
وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا
اور نہ رسوا کر یو ہم کو دن قیامت کے تحقیق تو نہیں
تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۝ ۱۴/۱۱
خلاف کرتا اپنے کسی وعدہ کی۔
رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ
اے رب ہمارے دے ہمکو بیچ اس دنیا کے ہر قسم کی بھلائی اور بیچ آخرت کے
حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ ۲/۹
بھی ہر طرح کی نیکی اور بچا یو ہمکو عذاب آگ سے
رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا
اے رب ہمارے نہ ٹیڑھا ہونے دیجیو ہمارے دلونکو پیچھے اس کے کہ راہ دکھائی تو نے ہمکو
وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ
اور عطا فرما تا رہ ہم کو اپنی جناب پاک سے رحمت تحقیق تو ہی ہے
الْوَهَّابُ ۝ رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ
عطا کرنے والا۔ اے رب ہمارے تحقیق تو اکٹھا کرنے والا ہے لوگوں کو
لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ
واسطے دن قیامت کے جسکے وقوع ہونیمیں ذرا بھر شک شبہ نہیں۔ تحقیق اللہ ہرگز وعدہ خلافی نہیں کرتا

أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ

یہ کہ جو کوئی کرے تم میں سے بُرا ساتھ نادانی کے

ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاَنَّهُ

پھر توبہ کرلے پیچھے اس کے اور سنوار لے اپنے آپ کو پس تحقیق وہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ پ ۱۲

بخشنے والا ہے بڑی مہربان ہے +

مقتدی اوسی طرح بالجہر یک زبان ہو کر سلام

کے جواب میں ذیل کی آیت پڑھیں :

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَ

پاک ہے رب تیرا جو مالک ہے بھاری غلبے کا ان تمام شرکیہ باتوں سے جو لوگ ناحق افترا

سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

کرتے ہیں اور سلامتی ہے اوپر تمام رسولوں کے اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہے

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ پ ۲۳ اسکے بعد ذیل کی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ

جو پروردگار ہے سارے جہانوں کا۔ آیت پر امام صلوٰۃ کو ختم کرلے سب تعریف واسطے اُس ذات والا صفات کے ہی جسنے

هَدٰنَا لِهٰذَا وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ

ہدایت کی ہم کو طرف اس (جنت) کے اور نہ تھے ہم کہ راہ پاویں اگر نہ

اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ ۝ پ ۱۲

راہ دکھاتا ہم کو اللہ تعالیٰ +

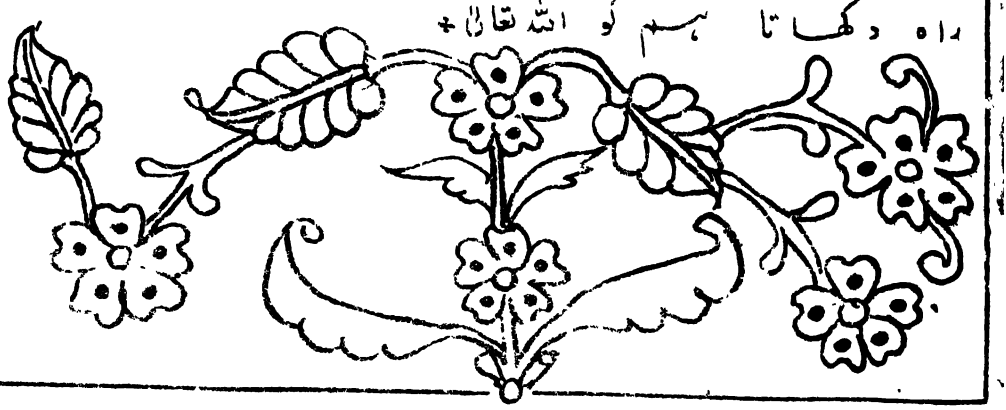

وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝
اور پیروی کی تیرے راہ کی اور بچا ان کو دوزخ کے عذاب سے
رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ
اے رب ہمارے اور داخل کر اُن کو ہمیشگی کے بہشتی باغوں میں جو
وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ
وعدہ دیا ہے تو نے اُن کو اور جو نیکوکار لائق بہشت کے ہیں اُن کے باپوں سے اور
اَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ
اُن کے جوڑوں سے اور اُن کی اولادوں سے تحقیق تو ہے بڑا غالب
الْحَكِيْمُ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ
حکمت والا اور بچا اُن سب کو ہر طرح کی برائیوں سے اور جس کو تو بچائے برائیوں سے
يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
اُس دن پس تحقیق بڑا ہی مہربان ہو چکا تو اُس پر اور یہی وہ مراد ہے پانا
الْعَظِيْمُ ۝ ع ۲۴/۱۶ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا
بھاری کامیابی اور کامرانی کی اے پروردگار ہمارے بخشدے ہمکو اور ہمارے بھائیوں کو
الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ
وہ جو ہم سے آگے لے آئے ایمان اور مت رہنے دے ہمارے
قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ
دلوں میں برائی واسطے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے اے رب ہمارے تحقیق تو ہی ہے
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ ع ۲۵/۱۷ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
شفقت کرنے والا بڑا ہی مہربان اے رب ہمارے قبول کر ہم سے دعا ہماری
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ ع ۱۵/۱۸ سَلٰمٌ
تحقیق تو ہی خوب سننے والا اور جاننے والا ہے ۔ سلامتی ہے اور تمہارے
عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ

(اس میں پر دعائے خیر کرنیوالوں) فرض کر رکھا ہے پروردگار تمہارے نے اپنی ذات بابرکات پر تم پر رحمت کو

(۲) تعدادِ ایّام

(۲) اَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ ط فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ط الخ پ ۲/۶

(روزے کے دن گنے گنائے ہیں۔ پس جو شخص ہو تم میں سے سخت بیمار یا اوپر سخت سفر کے۔ پس گنتی کا پورا کرنا دوسرے دنوں سے لازم ہے۔)

آیہ کریمہ کے اقتباس سے ہمیں دو باتیں معلوم ہوئیں۔ اوّل یہ کہ ایام روزہ گنے گنائے ہیں۔ جس سے ظاہر ہوا کہ خداوند کریم نے ان ایّام کی مکمل تعداد کسی دیگر مقام پر ارشاد فرمائے ہوئے ہیں۔ جن کا صرف حوالہ دینا ہی یہاں مکتفی سمجھا گیا۔ دوسری بات یہ کہ ان گنے گنائے ایّام کو بشرطیکہ مابین کسی قسم کا تصادم ہو۔ دوسرے ایّام کے ذریعہ سے تکمیل کو پہنچایا جاوے۔ اب جبکہ مذکورہ آیہ نمبر ۲ کے ذریعہ ماقبل و مابعد میں سراسر موافقت و مطابقت عیاں ہے۔ تو سارے قرآن مجید میں بہ امداد قانونِ مثانی نظر ڈالنے سے کامل تیس دن کی عدت بخوبی ثابت ہو جاتی ہے۔ کقولہ تعالیٰ فی امامٍ مبینٍ

(۳) وَوَعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً پ ۹/۷

(ترجمہ) اے نبی آخر زمان تو لوگوں کو سنا دے۔ کہ ہم نے موسےٰ کو تیس رات میں تورات لکھوانے کا وعدہ دیا تھا۔ (چونکہ اس میعاد مقررہ میں کئی حادثات واقع ہوگئے) اس لئے پورا کیا اوس مقررہ نزول تورات کی عدت کو ساتھ دس دوسری راتوں کے۔ پس پورا ہو چکا اُس کے پروردگار کا وعدہ نزولِ تورات چالیس رات میں۔

اب خود ناظرین بنظرِ انصاف غور فرما سکتے ہیں۔ کہ مالکِ یوم الدین نے

متفرقات

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصِّیَام فی شہر رمضان

(۱) روزوں کی فرضیت

آ۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ ۲

(اے لوگو! جو ایمان لائے ہو فرض کیا گیا ہے تم پر روزہ رکھنا جیسا فرض کیا گیا تھا اوپر اُن لوگوں کے جو تم سے پہلے تھے۔ تاکہ تم پرہیزگاری کرو)

آیہ منقولہ بالا سے ناظرین کرام پر بلاشبہ آشکارا ہو چکا ہو گا کہ خداوند کریم نے ایسی کوئی چیز آخری قوم کیلئے قرآن مجید میں مذکور و مسطور نہیں فرمائی جو سُنّتہ اللّٰہِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلاً کے مطابق اِس سے قبل کی قوموں میں جاری و ساری نہ کی گئی ہو۔ بلکہ صاف ظاہر ہے۔ کہ الدین القیّم کا ہر ایک غیر منقولہ طبق بلا دریغ ہر زمانہ میں مساوی حیثیت رکھتا رہا۔ اِسی طرح حق الیقین و عین الیقین سلسلۂ قدیم کی ترکیب و ترتیب کے مطابق تعداد اوقات ہر سال کا روزہ رکھنا بلا تغیر و تبدل اوجب و افرض ہے۔

جو مابین ثلثین لیلۃ اور بعشر کے واقع ہوئے تھے کچھ بھی فرق نہیں ہو سکتا۔ گویا جس طرح تین حادثات تیس راتوں والی عدت میں مخل ہوئے۔ اوسی طرح بیماری اور سفر بھی اَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ میں حارج ہو سکتے ہیں۔ باوجود ان آیات بیّنات کے پھر کسی بشر کی کیا طاقت ہو سکتی ہے۔ کہ وہ بجائے تیس کے تین دن روزہ رکھے۔ یا تیس یوم کی بجائے اُنتیس یا اکتیس سمجھ بیٹھے۔ فَتَدَبَّرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ۔

(۳) روزے کا مہینہ

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَ الْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ وَ مَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ۔ یعنے خواہشات نفسانی کے خشک کرنے اور مٹا ڈالنے کی خاطر تیس دنوں والا وہ مبارک مہینہ عند اللہ مقرر و معیّن کیا گیا ہے۔ جسمیں وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤی اِمَامًا جیسے تورات کا مَثَانِی قرآن مجید اوتارا گیا ہے۔ جو تورات کی طرح بھاری ہدایت ہے واسطے آخری لوگوں کے۔ اور اُسی کی مانند اسمیں بھی ہدایت سے روشن دلائل موجود ہیں۔ اور جو ہر ایک عقدہ کو اوسی تورات کی طرح طول طول کر بالتفصیل بیان کرنے والا ہے۔ جس سے حق و باطل کی تمیز ہو سکے۔ پس جو شخص تم میں سے اُس مہینہ میں حاضر ہو۔ پس چاہئے کہ ضرور روزہ رکھے اس میں ابتدا سے اخیر تاریخ تک تیس دن کامل۔ اور اس عرصہ کے دوران میں جو شخص سخت بیمار ہو جائے یا سخت سفر پر ہو۔ اور روزہ نہ رکھ سکے۔ پس لازم ہے کہ ناغہ شدہ عدت کو دوسرے دنوں سے پورا کرے۔

آیہ کریمہ سے یہ راز اظہر من الشمس واضح ہو چکا کہ ماہ رمضان کو سب مہینوں پر

صرف تیس رات کے عرصہ میں تورات کتاب اللہ موسےٰ سلامؑ علیہ کو لکھوانے کا وعدہ دیا تھا۔ اگر درمیان میں کسی قسم کا خلل نہ پڑتا۔ تو تیس راتیں کافی ہوتیں مگر آں رسالت مآب کو تین اہم واقعات کے پیش آنے سے دس راتوں کی کمی پڑگئی۔ جن کو فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ کی رُو سے دس راتیں عطا فرمائی گئیں گویا تورات کتاب اللہ بجائے تیس راتوں کے چالیس راتوں میں اتم و اکمل طور پر لکھی گئی تھی۔ وہ حادثات جن سے دس راتوں کی کمی واقع ہوئی تھی حسب ذیل ہیں۔

اول۔ موسےٰ سلامؑ علیہ کی آرزوئے دیدار ربانی کے جواب میں باریتعالیٰ کا ایک پہاڑی کو زیرہ ریزہ کرنا۔ اور فوراً موسےٰ سلامؑ علیہ کا بیہوش ہوکر گر پڑنا۔ ۹

دوم۔ جب قوم موسےٰ سامری بدمعاش کے پھندے میں پھنس گئی۔ تو آں رسالت مآب کو بحکم ربانی بہت ہی غضبناک ہوکر اور افسوس کرتے ہوئے راہِ راست پر لانے کیلئے مڑنا پڑا۔ ۹

سوم۔ چونکہ قوم موسےٰ میں سامری کی بدصحبت سے سخت بدگمانی پھیل گئی تھی اس لئے جناب موسےٰ سلامؑ علیہ نے یقین دلانے کے لئے اپنی قوم میں سے چیدہ سمجھدار ستر اشخاص کو تورات کے وعدہ گاہ پر لیجانا پڑا جہاں وہ سب زلزلہ میں گرفتار ہوئے۔ ۹

پس اِن ہر دو آیتوں کو کِتَابٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ کے مطابق ایک دوسرے کی تفصیل و تشریح قرار دیتے ہوئے فوراً یقین کرلینا چاہئے کہ (۱) اَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ سے سراسر ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً ہی مُراد ہو سکتی ہے۔

(۲) فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ سے مُراد گویا جتنے یوم مقررہ اندازہ سے ناغہ ہوجاویں اُن کو دوسرے دنوں سے اُسی طرح پورا کردینا واجب ہوگا۔ جس طرح تیس رات میں سے دس کی کمی پڑنے پر دس دوسری راتوں کو ملا دیا گیا تھا۔

(۳) فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اور ان عوارضات میں

بن جاتا ہے۔ اور کبھی شاذ و نادر ہی تیس کا۔ برخلاف اسکے سورج ہمیشہ اپنے اندازے پر قائم رہ کر ہر سال کے مہینوں کو درجہ بدرجہ عین اپنے اپنے ٹھکانے لگا دیتا ہے۔ کقولہ تعالیٰ:۔ وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ پ۲۳۔ اور جان لو کہ سورج چلتا رہتا ہے ابتدائے آفرینش سے واسطے قرارگاہ کے جو قرارگاہ کہ سورج کیلئے معیّن و مقرر شدہ ہے۔ یہی عبادات و مناسکات کے بجالانے کو اندازہ قرار دادہ ہے۔ اُس مالکِ یوم الدین کا جو بڑے غلبے والا اور جاننے والا ہے۔

آیہ ہذا نے بلاشک و شبہ واضح کر دیا ہے کہ سورج ہی وہ مستقل و مستحکم اندازہ متصوّر ہے جو اپنے اندازہ سے نہ کبھی گھٹتا اور نہ بڑھ سکتا ہے۔ نیز اُسی کی غیر متغیرانہ ترکیب رفتار سے عین موسم کے ظاہر ہونے پر ہر ایک چیز کو پھلنے پھولنے کا موقعہ نصیب ہو جاتا ہے۔ اور اسی کی بدولت نماز۔ روزہ حج وغیرہ کی ادائیگی میں سہولیت حاصل ہوتی رہتی ہے۔ جیسے ذیل کی آیت سے معلوم ہو جائے گا۔ ملاحظہ فرمایا جاوے۔

(ب) حصّہ متقین شمسی مہینوں سے وابستہ ہے

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِیْنَ كَآفَّةً كَمَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ (ترجمہ) تحقیق متقین کیلئے گنتی مہینوں کی پروردگار عالمین کے نزدیک بارہ مہینے ہیں۔ جو کتاب اللہ میں اُسدن سے مقرر و معیّن شدہ ہیں۔ جس دن سے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا گیا تھا۔ اور ان بارہ مہینوں سے چار مہینے حرام ہیں۔ یہی دین قیّم ہے۔ جس کی عدت میں کبھی فرق نہیں پڑ سکتا۔ پس سال کے

اس لئے فوقیت حاصل ہے کہ اس میں قرآن مجید فرقان حمید کا نزول ہوا۔ لیکن اس سے یہ نہیں معلوم ہو سکتا تھا کہ ایسا مبارک مہینہ کتنے دنوں کا ہو گا۔ اس لئے پروردگار عالمین نے ہماری مشکل کو آسان کرنے کی خاطر کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ کے مطابق سُنَّۃَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَکَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِیْلًا ۵ (عادت اُن شخصوں کی جو ہم نے تجھ سے پہلے اپنے رسولوں سے۔ پس ہرگز نہ پائے گا تو اپنے زمانہ میں یا مابعد میں ہمارے قائم کردہ طریقہ و عادت میں کچھ بھی تغیر) کا قاعدہ باندھ دیا۔ تاکہ حق الیقین وعین الیقین قرآن مجید والا شہر رمضان بھی تورات کتاب اللہ کے شہر رمضان کی مانند تیس یوم کا مانا جا سکے۔ الغرض ہمیں اس منزل تک کوئی چیز حقیقت سے مایوس نہیں کر سکتی۔ کہ مہینہ رمضان کا وہی بن سکتا ہے۔ جسمیں تیس دن ہمیشہ پائے جاتے ہوں۔ اگر کسی میں ایام کمی یا بڑھتی اختیار کئے گئے تو میزان کے قائم نہ رہنے سے ماقبل و مابعد میں ہرگز مطابقت و مشابہت نہیں رہ سکے گی۔ بلکہ اس طرح قانون ثانی درہم برہم ہو کر سنۃ اللہ کو بیوقعت کر دینے میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑے گی۔ پھر نتیجہ خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ کے سوا اور کچھ بھی نہ ہو گا۔

(۴) شہر رمضان سے شمسی مہینہ مُراد ہے یا قمری؟

چونکہ دلائل و براہین کی بنا پر ہمیں مجبور ہونا پڑتا ہے کہ ہم کوئی ایسا مہینہ ڈھونڈنے کا تلاش کریں۔ جو ہمیشہ اپنے درجہ پر ثابت و قائم رہتے ہوئے تیس دن ہی مہیا کرتا رہے۔ تو ہمیں قمری مہینوں پر نظر ڈالنے سے سخت مایوسی حاصل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ہر سال قریباً دس یوم گھٹ جانے سے کبھی ۲۹۔ دن کا مہینہ

حلال اور جائز بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ زینت دے رکھی ہے اُن کو بُرے اور ناپاک عملوں نے۔ یعنے وہ اپنی آنکھوں پر ایسی پٹی باندھے ہوئے ہیں۔ کہ میرے حلالوں اور حراموں میں تمیز نہیں کرسکتے۔ اور یاد رکھو کہ اللہ بھی ایسے حلال و حرام میں اِمتیاز نہ رکھنے والوں کافروں کو ہدایت نہیں کرتا۔

ناظرین کرام پر کافی شافی طور پر آیہ کریمہ کے اقتباس سے یہ راز منکشف ہو چکا ہوگا۔ کہ کافر لوگ ہمیشہ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ جیسے شہر الحرام کو جو محض رفتارِ شمس پر مبنی ہے۔ بذریعہ گنتی چاند کے بحق مناسکات و عبادات ایک برس حلال اور دوسرے برس حرام کردیتے ہیں۔ مثلاً اگر کسی برس قمری مہینہ کے مطابق روزہ رکھتے ہوئے سالِم طور پر اصلی شہر الحرام میں داخل ہو جاویں۔ تو گویا اُنہوں نے اِس برس اُس کو حلال کردیا۔ دوسرے سال دس ایّام گھٹ جانے سے شہر الحرام کا ایک حصہ حرام اور دو حصّے حلال۔ تیسرے سال دس ایّام اور گھٹنے سے اِس کا ایک حصہ حلال اور دو حصّے حرام۔ علیٰ ہذا القیاس چوتھے سال میں سارے کا سارا مہینہ ہی حرام کردیا جاتا ہے۔ یعنے اس شہر الحرام سے پھرتا اختتام چھتیس برس والے طویل دَور کے کچھ بھی سروکار نہیں رہتا۔ اور اتنے لمبے عرصہ میں ایک دفعہ بھی شہر الحرام کی برکات سے بارور نہیں ہوتے حتّٰی کہ جب دوسری جانب سے پشت کے بل چلتے ہوئے شہر الحرام میں داخل ہوتے ہیں۔ تو دو برسوں کے بعد تیسرے برس میں حسب سابق تھوڑا تھوڑا کرکے حلال کردیتے ہیں۔ اِس طرح کا مہینوں کو شہر الحرام میں داخل کرنا اور خارج کرنا یعنے آگے پیچھے کرلینا سوائے ضلالت اور ایزادی کفر کے اور کچھ نہیں۔ چونکہ اِس بُرے عمل کو مدّت سے رواج ہے۔ اسلئے لوگ بے حِس ہو کر لاپرواہی کردیتے ہیں۔ اور مستقل ذریعہ کو حاصِل کرنے کی سعی نہیں کرتے۔ جس سے آیت ذیل کی سخت مخالفت ثابت ہو جاتی ہے۔

قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ غَیْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَھْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا عَنْ

ابتدائی و انتہائی چار مہینوں میں ہرگز اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو۔ اور سال کے باقی آٹھ مہینوں میں لڑو مشرکوں سے اکٹھے ہو کر جس طرح وہ تم سے ان مہینوں اکٹھے ہو کر لڑتے ہیں۔ اور یقین جانو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ شمسی مہینوں کے مطابق عمل کرنے والے متقین کا ہر طرح حامی و نگہبان ہوتا ہے۔

ناظرین کرام کو آیہ کریمہ کے بغور مطالعہ کرنے سے معلوم ہو جائے گا کہ عنداللہ بارہ مہینے وہی قابل قبول ہو سکتے ہیں۔ جو دین القیم کے مطابق غیر منقولہ اور اپنے اندازے پر مستقل طور پر مضبوطی سے ڈٹے ہوئے ہوں۔ اور ان کا انعقاد اُس روز سے متصور ہو جس دن سے زمین و آسمان کا وجود آشکارا ہوا۔ پس سمجھنے والے سمجھ سکتے ہیں۔ کہ یوم ہمیشہ سورج کی رفتار سے بنتا ہے۔ نہ کہ چاند سے۔ جبکہ اُس وقت ابھی چاند کا کوئی وجود ہی نہ تھا۔ پس بلا تردید ثابت ہو چکا کہ متقین کیلئے وہی مہینے قابل عمل ہو سکتے ہیں۔ جن کا تعلق چاند سے نہیں بلکہ خاص شمس سے ہو۔

(۲) حصہ کافرین قمری مہینوں پر مبنی ہے

اِنَّمَا النَّسِیۡٓءُ زِیَادَۃٌ فِی الۡکُفۡرِ یُضَلُّ بِہِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا یُحِلُّوۡنَہٗ عَامًا وَّ یُحَرِّمُوۡنَہٗ عَامًا لِّیُوَاطِـُٔوۡا عِدَّۃَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ فَیُحِلُّوۡا مَا حَرَّمَ اللّٰہُ ؕ زُیِّنَ لَہُمۡ سُوۡٓءُ اَعۡمَالِہِمۡ ؕ وَ اللّٰہُ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الۡکٰفِرِیۡنَ ۝

(ترجمہ) سوائے اس کے اور کوئی بات نہیں کہ آگے پیچھے مہینوں کا کر لینا زیادتی ہے بیچ کفر کے یعنے جو شمسی مہینے دین قیم مذکور ہو چکے ہیں۔ اُن کو قمری مہینے کے ذریعہ آگے پیچھے کر لینے سے کفر واقع ہوتا ہے۔ گمراہ ہو جاتے ہیں بذریعہ چاند کے وہ لوگ جو شمسی اندازہ کے منکر ہوتے ہیں۔ اس طور سے کہ حلال کرتے ہیں شمسی شہر الحرام کو ایک برس اور حرام کرتے ہیں اُس کو دوسرے برس کیونکہ یہ لوگ جو کافر ہیں چاند والی گنتی پوری کرنے کی خاطر جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے

با برکت ہے۔ کہ ہرگز بھوک تنگ نہ کرے گی اگر تو روزہ رکھے اِسکے موسم میں اور نہ ننگا رہے تو۔ اور یہ کہ تو نہ پیاسا رہے بیچ اِس کے اگر روزہ بھی رکھے اور نہ دھوپ کھاوے۔

آیہ ہذا سے صاف ظاہر ہے کہ عند اللہ مومنین قانتین کیلئے یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ کے مطابق مناسکات کے بجالانیکی خاطر وہی خوشگوار مکان وزمان مقرر فرمایا گیا ہے۔ جو ہمارے ابتدائی آباواجداد سے باحرمت چلے آرہے ہیں۔ جنمیں رہ کر اگر روزہ بھی رکھیں تو نہ بھوک تنگ کرسکتی ہے۔ اور نہ پیاس نہ گرمی محسوس ہوگی۔ کہ کپڑے اُتارکر ننگا ہوجانے پر مجبور ہوجاویں۔ اور نہ سردی کہ دھوپ کھانے کی ضرورت لاحق ہو۔ پس بلاشبہ رمضان مبارک کا ایسا ہی موسم ہونا موزون ہے۔ جو آیہ کریمہ کے مطابق معتدل اور سراسر بے ضرر ثابت ہو۔ نہ کہ ہاڑ۔ ساون کی طرح کچھ مرنکالنے لگے۔ جبکہ اِس نعمت غیر مترقبہ سے فیضیاب ہونے کے لئے سب اقسام کے لوگ شمولیت رکھنے والے ہوں۔ سو قرآن مجید کو چونکہ توراۃ کتاب اللہ سے من حیث الکل تطابق و تناسب عیاں ہے۔ اِسلئے ضروری ہوا کہ شہر رمضان کا موسم از روئے توراۃ معلوم کیا جاوے۔ چنانچہ قرآن مجید قانون حمید میں تدبر و تفکر کرنے سے فوراً عقدہ اِس طور سے حل ہوجاتا ہے۔ جناب موسےٰ رسول ربانی کو دو بار مقام طور پر باریتعالیٰ سے ہمکلام ہونے اتفاق ہوا تھا۔ اول جبکہ مدین سے مراجعت فرمارہے تھے۔ دوم جبکہ فرعون غرق ہونے کے بعد میقات ربانی کیلئے تشریف لیگئے۔ پہلی بار کیلئے طور کا شرقی کنارہ مراد ہے۔ جہاں سے سال کا پہلا حصہ شروع ہوتا ہے۔ لقولہ تعالیٰ وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ۝۱۶

اور ہم نے پکارا اُسکو (موسےٰ کو) طور کے دہنے (شرقی) کنارے سے اور نزدیک کیا ہم نے اُس کو باتیں کرتے ہوئے۔

سَوَآءِ السَّبِیْلِ ۔ ۶/۱۴ ۔ یعنے اَے صاحب القرآن تو کہہ دے کہ اَے کتاب پر ایمان رکھنے کا دعوے کرنے والو ہرگز سوائے حق کے اپنی طرف سے شوشے ملاتے ہوئے اپنے دین میں زیادتی مت کرو اور اس قوم کی خود تراشیدہ اجتہادوں اور خواہشات کی ہرگز پیروی مت کرو۔ جو تحقیق گمراہ ہوئے اِس زمانہ سے پہلے اور گمراہ کر گئے بہتوں کو۔ اور اُن کا گمراہ ہو جانا یہی ہے۔ کہ قرآنی قرار دادہ سیدھے راستے سے بھٹک گئے ہیں۔

پس آیات بالا مذکورات سے روزِ روشن کی طرح ثابت ہو چکا کہ کسی مُفتری علی اللہ کذّاب کے کہنے پر اپنے عملوں کو صحیح طریقہ پر لانے کی غرض سے ہرگز چاند جیسے ناقص و گمراہ کن ذریعہ کو نہ اختیار کیا جاوے۔ بلکہ صدق دل سے اُسوۂ حسنہ رُسل انبیاء کی پیروی کرتے ہوئے سُورج کی مستقل غیر متبدل رہبری میں داخل ہوں۔ جو اِنَّ اللّٰہَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ کے مطابق سب کائنات (زمین و آسمان۔ چاند و ستارے و موسم۔ گھڑی۔ پل سال۔ مہینے وغیرہ) کو مشرق سے بحکم رب العالمین کھینچ لے جاتا ہے۔

رمضان مبارک کا خاص موسم

(ہر سال ۲۲ اکتوبر سے ۲۰۔ نومبر تک

فَقُلْنَا یَا اٰدَمُ اِنَّ ھٰذَا عَدُوٌّ لَّکَ وَ لِزَوْجِکَ فَلَا یَخْرُجَنَّکُمَا مِنَ الْجَنَّۃِ فَتَشْقٰی اِنَّ لَکَ اَلَّا تَجُوْعَ فِیْھَا وَ لَا تَعْرٰی وَ اِنَّکَ لَا تَظْمَؤُا فِیْھَا وَ لَا تَضْحٰی ۱۶/۱۶

پس فرمایا ہم نے اَے آدم تحقیق یہ شیطان تیرا اور تیرے زوج کا دشمن ہے۔ پس نہ نکلوا دے تم دونوں کو اِس اِسلامی باغ سے۔ (جس میں تم سب کے لئے ہر طرح کا آرام ملحوظ ہے۔) پس محنت میں جا پڑے تو۔ یہ باغ ایسے

کے احکام سے واقفکار کیا گیا تھا۔ تاکہ اس تعلیم کے مطابق عمل کرکے توراۃ اور آئندہ عہدۂ امامت سے سرفرازی حاصل کرسکے۔ جیسے وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰھٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا سے ظاہر ہے۔ کقولہٖ تعالیٰ:۔ فَلَمَّا قَضٰی مُوْسَی الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْٓ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝ ۲۹

(ترجمہ) پس جب آخری سال کے ختم ہونے پر موسےٰ سلام علیہ نے دس برس کا عرصہ تمام کرلیا۔ اور اس عہد و پیمان کے بعد جناب شعیب سلام علیہ نے نئے سال کے ابتدائی مہینہ میں اپنی لڑکیوں میں سے ایک کے ساتھ نکاح بھی کردیا۔ تو جب دوسرا مہینہ کم سردی کا شروع ہوا تو آپ نے سفر اختیار کرلیا۔ یعنے اپنے خسر صاحب کے گھر سے بیوی کو ہمراہ لیکر چل پڑے تو آپ نے طور کی جانب سے ایک آگ دیکھی فرمایا اپنی بیوی کو کہ تم یہاں ٹھیر جاؤ تحقیق میں نے آگ دیکھی ہے۔ شاید کہ لے آؤں اس پاس سے خبر یا انگارہ تاکہ تم سینکو۔

ناظرین کو اس آیہ کریمہ سے بخوبی معلوم ہو چکا کہ اگر سال کا پہلا مہینہ ہوتا تو وہ کبھی سخت سردی کے باعث بالخصوص رات کے وقت پہاڑی سفر نہ اختیار کرتے لیکن چونکہ دوسرے مہینے کا موسم نہایت ہی خوشگوار تھا۔ اسلئے تکلیف محسوس کرنیکی کوئی وجہ ہی نہ تھی۔ البتہ جب پہاڑی کے قریب وارد ہوئے۔ اور چونکہ رات بجائے دن کے کسی قدر سرد ہوتی ہے۔ اسلئے اُن کو آگ سینکنے کا خیال گذرا۔ اگر جون یا جولائی کا مہینہ ہوتا۔ تو کبھی سینکنے کا نام نہ لیتے۔ پس اس بات سے ہرگز انکار کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔ کہ موسم نہایت ہی خوشگوار تھا۔ اگر آگ مل جاتی تو بھی سینک سکتے تھے۔ اور اگر نہ حاصل ہوسکی تو بھی کچھ ہرج نہ ہوا۔ اور وقت بآسانی گذر گیا تھا۔

الغرض جب موسےٰ سلام کی مراجعت فرمانے اور ہمکلام ہونے سے عین سال کے ابتدائی حصہ والے دوسرے مہینہ کی آب و ہوا یعنے خوشگوار موسم کا پتہ لگ گیا

آیہ کریمہ سے ظاہر باہر ہو چکا۔ کہ جب پہلے پہل موسےٰ سلامٌ علیہ کو مخاطب کیا گیا تھا۔ تو وہ مشرقی کنارہ ہی تھا۔ جس کیلئے محمدٌ رسول اللہ کو دوسرے مقام پر اس کی تائید میں تلقین فرمائی گئی ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ:۔

وَ مَا كُنْتَ جَانِبَ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَ لٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۴۶

اے نبی آخر زمان تو نہ تھا ساتھ کنارہ طور کے یعنے جب ہم نے پکارا تھا موسےٰ کو پہلی بار ولیکن وہ قصّہ اس قرآن میں تیرے لئے بیان کر دینا ہماری رحمت ہے تیرے رب کی طرف سے تاکہ تو ڈراوے ایسی قوم کو کہ نہیں آئے تھے ان کے پاس ڈرانے والے تجھ سے پہلے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

پس مذکورہ بالا ہر دو آیات سے کافی طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ آں رسالتمآب کو سال کے ابتدائی حصّہ والے مشرقی کنارے پر ہمکلامی کا موقعہ نصیب ہوا۔ اور علیٰ ہذا القیاس سال کے دوسرے حصّہ کے اخیر میں ہمکلام ہونے کو اس طرح ظاہر فرمایا گیا۔

وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَ مَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۴۵

یعنے اے محمدٌ رسول اللہ! اور نہ تھا تو طور کے غربی کنارے کی طرف جس وقت پورا کیا ہم نے اپنا حکمنامہ یعنے تورات موسےٰ کو دینے کا اور نہ تھا تو دیکھنے والوں حاضرینوں سے جبکہ فرعونی کنبہ غرق ہو رہا تھا۔

الغرض جبکہ بلاریب موسےٰ سلامٌ علیہ کو سال کے ابتدائی اور انتہائی یعنے شرقی اور غربی کناروں پر باریتعالیٰ سے ہمکلام ہونے اور مابین کے آٹھ مہینوں کے عرصہ میں فرعونی بیڑے سے کشمکش اور جدوجہد جاری کرنے کا ثبوت بہم پہنچ چکا تو اب ہمیں ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ اس موقعہ کی آب و ہوا یعنے موسم کی سیرت سے آگاہی پاویں۔ جسمیں موسےٰ سلامٌ علیہ کو موعودہ تورات کے

ہونے کے باعث (جن میں نہ سانپ۔ بچھو۔ کیڑے۔ مکوڑے۔ مکھی۔ مچھر۔ پسّو وغیرہ تنگ کرسکتے ہیں۔ اور نہ شدّت گرمی ہوتی ہے۔ کہ پسینہ بہائے یا جھلس ڈالے) باحرمت بناکر جنّت سے تشبیہ دی ہے۔ گویا جس طرح والدہ محترمہ کو بیوی کہنے یا بیوی کو ماں کہنے کی سزاء دو ماہ لگاتار روزہ رکھنے کی مقرر ہے اسی طرح ان چار مہینوں کی حرمت اور عزت کیلئے آٹھ مہینے مقرر ہیں کہ انہیں آفات ارضی وسماوی کا مقابلہ کیا جاوے۔ جیسے فَاِذَا انْسَلَخَ الشَّهْرُ الْحَرَامُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ الخ پ ۱۰ ع ۷

(پس جب امن وسلامتی کے مہینے تمام ہو جاویں تو مارو مشرکوں کو جہاں کہیں تم پاؤ اُن کو اس طرح سے کہ جس طرح تم کہنیوں تک اپنے دونو بازوؤں کو سینہ پر قانتین ہو کر یعنے عاجزی ظاہر کرنے کی غرض سے بحیثیت مجرم کے باندھتے ہو۔ اوسی طرح ان مشرکوں کو پکڑو۔ اور جس طرح تم قیاماً وقعوداً وعلےٰ جنوبہم کے نو ارکانوں کو قیامتہ الطواف اور قعدۃ الطواف کے ذریعہ گھیر لیتے ہو۔ اوسی طرح اُن مشرکوں کو بھی اپنے نرغہ میں گھیر کر محبوس کیا کرو اور جس طرح تم دائرۂ طواف میں داخل ہو کر اپنی بہبودی تلاش کرنیکی غرض سے اُٹھتے بیٹھتے ٹیڑھا ہو کر یا سجدہ زن ہوتے ہوئے رضامندی ربانی چاہتے ہو اوسی طرح لازم ہے کہ تم مشرکوں کو مغلوب کرنیکی خاطر اُن کی تمام گھات کی جگہوں پر اُٹھتے بیٹھتے جس طرح ممکن ہو سکے قبضہ کر لیا کرو۔) سے ظاہر ہے۔

پس ناظرین کرام بخوبی غور فرما سکتے ہیں۔ کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآنی نماز کو **الدین القیم** قرار دیا ہوا ہے۔ اوسی طرح عدۃ الشہور کو بھی عند اللہ الدین القیم کہلانے کا حق حاصل ہے۔ اور ہر دو صورتوں میں ایک جیسی وصف تب قائم رہ سکتی ہے۔ جبکہ باہمی مناسبت بلا اختلاف ثابت ہو۔ چونکہ قرآن مجید میں بارہ مہینوں کے نام نہ بتائے ہوئے صرف عدت (گنتی) پر ہی اکتفا فرمایا

تو اب اَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ (قائم کرو وزن ساتھ انصاف کے اور کمی مت کرو میزان میں) اور وَمِنْ کُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ (اور یاد رکھو کہ ہم نے ہر ایک چیز سے جوڑا پیدا کیا) کے عامل کرنے اور وَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰی (اور اللہ ہی مالک ہے زمانہ آخر اور اسکے مثانی زمانہ اوّل کا) پر یقین لانے سے سال کے آخری یعنے مغربی کنارے میں واقع شدہ ماقبل بیان کردہ مشرقی کنارے والے مہینہ کا زوج یعنے مثانی تلاش کرنے میں ذرہ بھر دقت نہیں محسوس ہو سکتی۔ پس جاننا چاہیئے کہ جس طرح انسان کے دائیں جانب کا ہر ایک عضو اُسکے بائیں جانب کے ہر ایک عضو سے ملتا جلتا اور آمنے سامنے بالمقابل واقع ہونا ظاہر کرتا ہے۔ اُسی طرح پہلا مہینہ بارھویں کا مثانی۔ دوسرا گیارھویں مہینے کا زوج۔ تیسرا دسویں کا چوتھا نویں کا — پانچواں آٹھویں کا۔ اور چھٹا ساتویں کا مشابہ ہوتا ہے۔ کقولہ تعالیٰ

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰی عَلَیْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَیْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰی عَلَیْكُمْ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ۝

یعنے ہر ایک مہینہ حرمت والا ساتھ اپنے متقابل ہر ایک حرمت والے مہینے کے سیرتاً و صورتاً تشابہ دلیل بول پر رکھتا ہے۔ اور چار مہینوں کی حرمتوں کا بدلہ آٹھ ماہ جو بطور قصاص شمار ہیں۔ پس جو کوئی قصاص والے آٹھ مہینوں میں تم پر زیادتی کرے۔ پس تم بھی زیادتی کرو اتنا ہی اس پر جتنی زیادتی تم پر کی گئی اور پرہیز کرو چار حرمت والے مہینوں کے دوران میں اور یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ حامی و مددگار ہوتا ہے۔ چار مہینوں کی حرمت قائم رکھنے کیلئے لڑائی سے رکنے والوں پر

منقولہ بالا آیہ کریمہ سے روزِ روشن کی طرح واضح ہو چکا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سال کے ابتدائی و انتہائی چار مہینوں کو محض ان کے خوشگوار

پاکیزگی کرتے ہوئے نجاتِ ابدی کے اُمیدوار ہو سکو۔ جس طرح علیٰ جنوبہم جیسے صلوٰۃ الوسطیٰ والے قعدہ ثالث اور متعلقہ سجدہ کے ذریعہ سے اپنے وجود کا اونٹ قربان کرتے ہو اور اُسی رکن کے ذریعہ ذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰکِیْنَ وغیرہ کے حق میں دعائے مغفرت پہنچاتے ہو۔ اوسی طرح گیارھویں مبارک مہینہ صائمین وصائمات یعنے روزہ رکھنے والے اور روزہ رکھنے والیوں کے لئے مقرر ومعیّن ہے۔ جس کی گنتی ہمیشہ ۲۲۔اکتوبر سے ۲۰ نومبر تک ہوتی ہے۔ جس طرح قعدۃ الطواف میں داخل ہو کر اپنے اعمال صالحات کو خلل پڑنے یا متزلزل ہونے سے محفوظ و مامون رکھتے ہو۔ اوسی طرح بارھواں مبارک مہینہ بھی امن اور سلامتی کا ہے۔ جس طرح بارہ ارکان ختم کر کے قصرِ اولیٰ کے ابتدائی اور قصرِ اخریٰ کے انتہائی کناروں پر بحیثیت اوابین للہ اور منیبین الیہ کے اللہ تعالیٰ کے جملہ اسماء الحسنےٰ کا ورد کرتے ہو۔ اوسی طرح بارہ مہینوں کے بعد ایام حج جو استقرارِ شمس پر مبنی ہیں۔ مقرر کئے گئے ہیں۔ جس طرح چودھاں ارکان کے بجالانے والوں کے لئے بخشش اور ثواب مقرر کیا گیا ہے۔ اوسی طرح سارے سال کے چوداں[۱۴] حصوں میں تعلیم ربانی عمل درآمد کرنے سے ثواب و اجرات اور رضامندی ربانی کا موہوب ہونا مکتوب ہے۔

پس بموجب آیہ کریمہ برفتارِ شمس ہر سال کا گیارھواں خوشگوار و معتدل مہینہ ہی رمضان مبارک کیلئے مراد ہو سکتا ہے۔ جو بلا تردّد غیر متبدلانہ طور سے بوزن ارکان الصلوٰۃ سراسر الدین القیم ہونیکا شرف پائے ہوئے اظہر من الشمس ثابت ہو چکا ہے۔

تکمیلِ عدّہ و نمازِ عید و ادائے شکرانہ

یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَ لَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ وَ لِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ

گیا ہے۔ اسلئے لازمی ہوا کہ ان کی پہچان نماز قرآنی کے مسلمۃ الثبوت تعداد ارکان کے مطابق جو سراسر صراط المستقیم کے منازل متصور ہیں۔ بآیت ذیل معلوم کیا جاوے۔ وَهُوَ هٰذَا:۔

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ ۲۲/۳

یعنے جس طرح نماز والے قصر اولیٰ کے ابتدائی رکن سے اقامت الفصل کی حالت میں مسلمین اور مسلمات ہونے کا اقرار کرتے ہو۔ اوسی طرح عدۃ الشہور کا پہلا مہینہ استقرار شمس کے بعد روانہ ہوتے ہوئے سلامتی کا کہلاتا ہے۔ جس طرح قیامۃ الطواف میں داخل ہوکر مومنین اور مومنات ہونیکا اقرار کرتے ہو اوسی طرح دوسرا مہینہ امن کا کہلاتا ہے۔ جس طرح فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ قانتین کے مطابق قیام اول قیام ثانی۔ قعدۂ اول اور قعدۂ ثانی کیحالتوں میں فرمانبرداری کرتے ہوئے مؤدبانہ حکم ربانی کی تصدیق کرنے والے اور بذریعہ متعلقہ رکوع اور سجدوں کے زمرۂ صابرین و صابرات میں شامل ہوتے ہو اوسی طرح دو اشہر الحرام کے بعد تیسرا و چوتھا و پانچواں اور چھٹا مہینہ یکے بعد دیگرے ظاہر ہوتا ہے۔ جنکو کمال صداقت اور صبر و استقلال سے نبھانا ضروری ہے۔ جس طرح قصر اخریٰ کے قیام اول قیام ثانی۔ قعدہ اول اور قعدہ ثانی کے ذریعہ قانتین ہوکر متصدقین متصدقات اور رکوع و سجدوں کے ذریعے خاشعین و خاشعات کہلاتے ہو۔ اوسی طرح ساتواں۔ آٹھواں۔ نواں اور دسواں مہینہ یکے بعد دیگرے مقرر ہیں۔ تاکہ ان میں جانی و مالی صدقات کے ذریعہ ظاہری اور باطنی

یت کے موافق عمل درآمد کیا جاوے۔ کقولہٖ تعالیٰ

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ پ۲

حلال کی گئی واسطے تمہارے رات روزے کی رغبت کرنا اپنی بیویوں کی طرف وہ ایمانی پردہ ہیں واسطے تمہارے اور تم ایمانی پردہ ہو واسطے ان کے ابتداہی سے جانا تھا اللہ تعالیٰ نے کہ تم تھے خیانت کرتے اپنے نفسوں کی۔ پس پھر آیا اللہ تعالیٰ ساتھ رحمت کے اور معاف کی تم سے رات کی بندش۔ پس آج سے بعد ملا کرو ان سے اور تلاش کرو وہ وقت جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے ملاپ کے لئے مقرر کیا ہوا ہے۔ اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ظاہر ہو جاوے واسطے تمہارے رات والے سیاہ تاگے سے فجر والا سفید تاگا۔ یعنے رات فجر سے جدا ہو جاوے۔ پھر اقیموا الوزن بالقسط کے مطابق پورا کرو روزے کو رات تلک جبکہ ظاہر ہو واسطے تمہارے شام والے سفید تاگے سے رات والا سیاہ تاگا۔ یعنے شام سے رات جدا ہو جاوے۔ اور مت مباشرت کرو ان بیویوں سے ان تمام اوقات میں جبکہ بغرض ادائے نماز مسجدوں کو آباد کرنے والے ہو۔ یہ حدیں ہیں اللہ تعالیٰ کی پس نہ نزدیک جاؤ ان کے۔ اسی طرح ظاہر کرتا ہے اللہ بتیاں اپنی واسطے لوگوں کے تاکہ وہ بچیں مخالفت کتاب اللہ سے۔

آیہ منقولہ بالا سے چار امورات ذیل ظاہر ہوتے ہیں:۔

وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ ۲

یعنے اللہ تبارک و تعالیٰ نے دورانِ روزہ میں ہر طرح کی آسانی اس لئے جائز رکھی ہے۔ تاکہ تم تیس دن کی گنتی پوری کر سکو۔ اور تکمیل عدت اسلئے مقرر فرمائی گئی ہے۔ تاکہ تم فرحت اور اطمینان پاکر اللہ تعالیٰ کی بزرگی بذریعہ اُس نماز کے بجالا سکو جو تم کو مفصل و مشرح طور پر سکھائی گئی ہے۔ اور یہ تکمیل عدت پر نماز عید کا اکٹھے ہو کر پڑھنا اسلئے مقرر کر دیا گیا ہے۔ تاکہ تم خوشی سے اللہ تبارک و تعالیٰ کی بزرگی اور کبریائی کو دل میں بٹھا دیتے ہوئے حسب استطاعت فی سبیل اللہ ضروریاتِ دین میں خرچ کرنے اور غریبوں مسکینوں، یتیموں اور اپاہجوں کی امداد کرنے کیلئے اپنی پاکیزہ کمائی سے شکرانہ ادا کر سکو۔

قبولیت مناسک بقید حدود اللہ

ع

وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَ لْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝ ۲

اور جب پوچھیں میرے بندے تجھ سے میرے متعلق۔ پس تو کہہ میں بہت ہی قریب ہوں۔ قبول فرماتا ہوں دعا کرنے والے کی دعا جب پکارتا ہے پس چاہیے کہ پابند ہو جاویں۔ میرے مقرر کردہ حدود دل پر اور ضرور ہی ایمان لاویں ساتھ میرے ہر ایک نشان پر تاکہ وہ بھلائی پاویں۔

آیہ ہذا سے یہ ظاہر ہو چکا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہر ایسے شخص کی استدعا قبول فرما سکتا ہے۔ جو اللہ کے مقرر کردہ حدود پر قائم رہ کر اُس کی ہر ایک نشان قدرت میں عملی طور پر ایمان لانے کا ثبوت بہم پہنچائے۔ ورنہ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ کی صورت میں سیئی اور تالی کے بمصداق بے ثمر اور لاحاصل ہونے میں ہرگز شک و شبہ نہیں رہتا۔ اسی طرح رمضان مبارک کا روزہ بھی اسی حالت میں شرفِ قبولیت کے قابل ہو سکتا ہے۔ جبکہ مندرجہ ذیل

روزے کی ابتدا حتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ کی رُو سے اُس وقت سے ہے۔ جب فجر والا سفید تاگا رات والے سیاہ تاگے سے ظاہر ہو۔ یعنے پَو پھوٹنے لگے۔ اور ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ کے مُطابق روزے کا پُورا کرنا اَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ کے قائم کرتے ہوئے حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَبْیَضِ مِنَ الَّیْلِ تک رہتا ہے۔ جبکہ رات والا سیاہ تاگا شام والے سفید تاگے سے ظاہر ہو۔ یعنے شام سے رات جُدا ہو جاوے۔ گو یا گھپ اندھیرے سے نکلتے ہی روزہ باندھنے اور گھپ اندھیرے میں بالآخر داخل ہوتے ہی روزہ کھولنے کا حکم ہے۔ ایسا ہرگز جائز نہیں ہو سکتا۔ کہ گھپ اندھیرے سے جُدا ہوتے روزہ باندھا جاوے اور غروب اول کے وقوع پذیر ہوتے ہی گھپ اندھیرے سے ایک گھنٹہ چھتیس منٹ پہلے افطار کر کے روزہ ناتمام اور ناقص کر دیا جاوے۔

ناظرین کرام کو معلوم ہو جانا چاہیئے کہ الَّیْل سے مُراد ہمیشہ اندھیری رات کے ہی ہوتے ہیں۔ جبکہ سُورج تَغْرُبُ فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ کے مطابق چشمۂ کیچڑ میں ڈوبتا ہوا معلوم ہو۔ اور نشانِ شفق تک بھی باقی نہ رہ سکے جیسے آیاتِ ذیل سے واضح و روشن ہو جائے گا۔ مُلاحظہ ہو:۔

وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی۔ یعنے الیل (رات) اُسکو کہتے ہیں جو سُورج کو بالکل ڈھانک لے۔ اور النَّهَار اُس کو کہتے جب سُورج روشن ہو۔ یعنے پردہ پھاڑ کر ظاہر ہو جاوے۔

(۲) وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰهَا ۳۰/۱۵

یعنے نہار وہ جو ظاہر کرے اُس کو (سُورج) کو۔ اور لیل وہ جب ڈھانک لے اُس کو (سورج)

(۳) وَالضُّحٰی وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی۔ ۳۰/۹۳۔ قطب جنوبی میں طلوع الشمس

اوّل۔ بیویوں سے روزے کی راتوں میں بیا بندی اوقات مباشرت کرنا۔
دوم۔ روزے کی راتوں میں بیا بندی اوقات کھانا اور پینا۔
سوم۔ روزے کو از ابتدا تا انتہا برویت نشانات آسمانی مساوی طور پر پورا کرنا۔
چہارم۔ حرمت مساجد الحرام بیا بندی اوقات الصلواۃ ملحوظ رکھنا۔

امر اوّل

واضح ہو کہ ایا ما معدوداتٍ کی رُو سے چونکہ ہر ایک یوم بشمولیت دن رات کے ہے۔ جس سے سارے دن اور ساری رات کا روزہ رکھنا مراد ہو سکتا تھا۔ جو لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا اور یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ کے خلاف ثابت ہو کر نہایت ہی خطرناک اور ناقابل برداشت امر قرار پاتا۔ اسلئے ابتدا ہی سے ہماری کمزوری کا احساس فرما کر فَتَابَ عَلَیْکُمْ کے مطابق رات کے حصوں میں کھانا پینا اور مباشرت کرنا جا کر دیا۔ اور سارے دن کا روزہ رکھوا کر عَفَا عَنْکُمْ کے موافق رات کا روزہ معاف کرتے ہوئے سالم یوم کے ثواب سے مستفید کیا۔ گویا آدھ یوم کا روزہ سارے یوم کے ثواب کے مترادف عند اللہ ٹھیرایا گیا ہے۔

امر دوم

روزے کی رات میں افطار کے بعد سے لیکر پو پھٹنے کے قبل تک کھانا پینا ہے۔ اس طویل عرصہ میں جس وقت بھی کوئی کھانا پینا چاہے اُسے سراسر اجازت ہوگی۔ لیکن مباشرت کے لئے صرف غَاسِقِ اِذَا وَقَبَ سے نصف اللیل تک کا وقت مقرر ہے۔ جس کا وَابْتَغُوْا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمْ کی رو سے اختیار کرنا لازم ہے۔

امر سوم

امر چہارم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ الخ ۶/۵

اے لوگو جو ایمان لاچکے ہو ہرگز بے حرمت مت کرو اللہ کی نشانیونکو جو روزانہ عبادت ربانی کیلئے تمہیں باحرمت واقع ہوتے رہتے ہیں۔ اور نہ مہینے حرام کو بیحرمت کرو الخ

آیہ کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ جس طرح عند اللہ جملہ مساجد الحرام قابل عزت متصور ہیں۔ کہ انمیں کوئی شخص داخل ہوکر اپنی بیویوں سے مباشرت نہیں کرتا۔ بلکہ ہر وقت انکی پاکیزگی کا خیال رکھنا ضروری سمجھتا ہے۔ اسی طرح جو وقت عبادت ربانی کے لئے مقرر ہے۔ اس کی حد کے اندر رہ کر بھی ہرگز مباشرت کا ارادہ نہ کیا وے۔ کیونکہ ہر ایک مسجد الحرام اور اسکے متعلق ہر ایک وقت قابل احترام ہے۔ کقولہ تعالیٰ

يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ۰ ۷/۳۱

اے آدم کے بیٹو! اختیار کرو اپنی ایمانی زینت نماز والی کو ہر ایک مسجد اور اس کے وقت میں داخل ہوکر اور کھاؤ اور پیو بھی اس زمان و مکان میں اور حد سے مت نکل جاؤ کہ اپنی بیویوں سے مسجد جیسے باحرمت وقت میں جو عبادت کی غرض سے معین و مقرر ہے۔ مباشرت کرنے لگو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے بے لحاظ اور نڈر مسرفوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ پس واضح ہو چکا کہ جملہ اوقات الصلوٰۃ جو جملہ مساجد الحرام کے احترام میں قرآن مجید میں بارہا مفصلاً مذکور ہو چکے ہیں۔ ان میں مباشرت کرنیکی ہرگز اجازت نہیں۔ لیکن طلوع الشمس سے نصف النہار اور غروب شام سے نصف اللیل کے اوقات میں [illegible] ہونے کے) اپنی بیویوں کی طرف اگر رغبت کرنا چاہے تو کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا۔ چنانچہ اسی مدعا کو مدنظر رکھکر اللہ تبارک و تعالیٰ نے

وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ والا حکم صادر فرماکر ثابت کردیا ہے۔ کہ ان تمام اوقات میں اپنی بیویوں سے ہرگز مباشرت نہ کی جائے جنمیں بذریعہ عبادت مسجد و نکو رونق دیتے ہو۔ اگرچہ بباعث روزہ اوقات فجر تا لوک اور شام میں مباشرت [illegible]

آیات بالا مذکورات کے ذریعے خداوند کریم نے لیل اور نہار کی تمیز ان کے مکمل اختلاف کے پیدا ہونے سے ظاہر فرما دی ہے۔ تاکہ کسی کو شک و شبہ کی گنجائش نہ رہے۔ یاد رکھیے کہ جب قطب شمالی میں نصف النہار ہو جاوے تو قطب جنوبی جیسے دوسرے پلڑے میں میں نصف اللیل ہی ہوتی ہے۔ جب سورج سمت الرّاس سے ڈھلکر پہلی دفعہ غروب ہو جاتا ہے۔ تو اس کے بالمقابل قطب جنوبی میں پو پھوٹتی ہے۔ جب سورج قطب شمالی سے غروب ثانی یعنے غاسق جیسے گھُپ اندھیرے میں داخل ہو جاوے تو اسکے بالمقابل دوسرے پلڑے میں ضُحیٰ یعنے چاشت ہو جاتی ہے پس ثابت ہو چکا کہ جس طرح قطب شمالی میں سورج کے طلوع ہوتے ہی نہار بن جاتا ہے اور اسکے بالمقابل دوسرے پلڑے میں کامل لیل اور اسی طرح قطب جنوبی میں سورج نکلتے ہی نہار بنجاتا ہے۔ جبکہ اسکے مقابل یعنے قطب شمالی میں کامل رات کا پردہ چھا جاتا ہے۔ پس اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْل کا بھی خاص یہی مطلب ہے۔ کہ روزہ اُسی وقت تک پورا کیا جاوے۔ جب سورج دوسرے طبق یعنے قطب جنوبی میں طلوع ہو چکا ہو۔ اور یہاں پر کامل طور پر تاریکی چھا گئی ہو۔ مزید اطمینان کے لئے مندرجہ ذیل نقشہ ملاحظہ ہو۔ جس سے روزے کی ابتداء اور انتہا کا اندازہ معلوم ہو جائے گا +

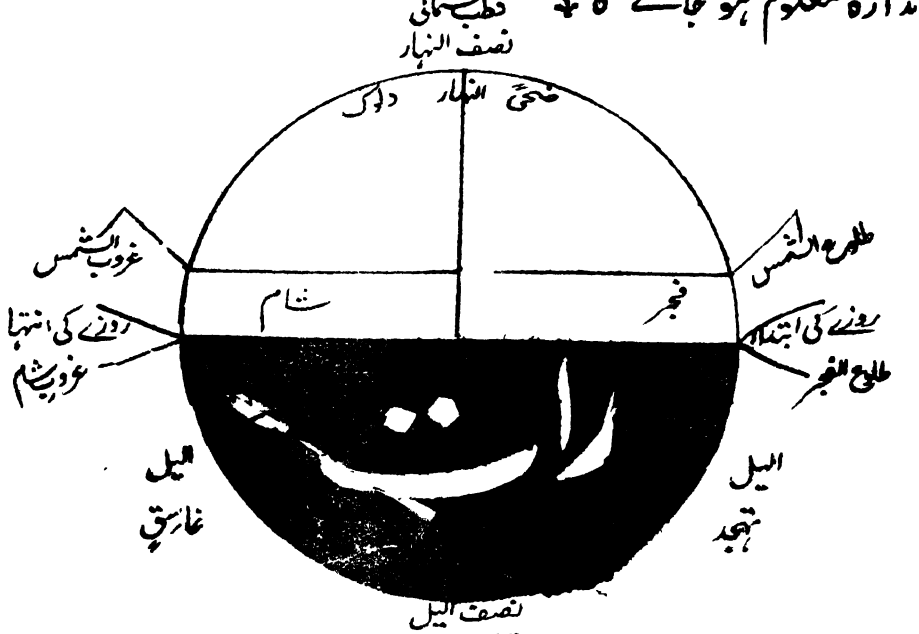

کہ گو تہجد کا سارا وقت روزے سے مستثنےٰ کروا نا گیا ہے۔ تاہم وقتِ نماز کی وجہ سے اِس قابل نہیں ہو سکتا۔ کہ اس میں مُباشرت کرنی روا رکھی جا سکے۔ سو جس طرح باستثنائے روزہ تہجد کے اوقات میں مباشرت کرنی ناجائز ہے۔ اسی طرح بغیر روزہ کے فجر و شام اور دلوک کے وقتوں میں بھی سراسر حرام تصور کرنا لازم ہے۔ باقی مفصل بیان جداگانہ مُدلّل رسالہ میں شائع کیا جائیگا۔ اِنشاء اللہ تعالیٰ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ ✦

اعلان

ہر صاحب العلم والفضل کا حق ہے کہ وہ محض نیک نیتی سے رسالہ ہذا میں غور و فکر فرما کر اگر کوئی اعتراض کرنا چاہے تو جماعت مُسلم اہل البیت اندرون لوہاری دروازہ متصل مسجد حکیماں معرفت محمد یار ٹیلر ماسٹر پر لکھکر بھیجدیوے۔ تاکہ مُدلّل رسالہ مرتب کرنے پر ہر معقول اعتراض کا مکمل جواب بھی بعد [illegible] بھیجا جا سکے ✦

خادمُ القوم

سیّد محمد رفیع الدین شاہ مسلم اہل البیت

از مقام کالا باغ ضلع میانوالی